33149/1

ملفوظاتِ مظہری

شایخ الاسلام مفتیٔ اعظم ہند
حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ شاہی امام مسجد فتحپوری دہلی
کے ملفوظات شریف

مؤلفہ
جاوید اقبال مظہری
بی اے، ایل ایل۔ بی

ناشر
بزمِ اربابِ طریقت، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

86512

حقوقِ طباعت بحق مؤلف محفوظ ہیں

۱۔ کتاب ـــــ ملفوظاتِ مظہری
۲۔ مؤلف ـــــ جاوید اقبال مظہری
۳۔ کاتب ـــــ محمد الیاس
۴۔ مطبع ـــــ فضلی سنز۔ کراچی
۵۔ ناشر ـــــ بزمِ اربابِ طریقت۔ کراچی
۶۔ اشاعتِ اوّل
۷۔ طباعت ـــــ ۱۴۱۱ھ ۔ ۱۹۹۰ء
۸۔ تعداد ـــــ ایک ہزار
۹۔ ہدیہ ـــــ 30/ روپیہ

ملنے کا پتہ:
۱۔ مولانا محمد یونس باڑی مظہری المظہر ۱۳۵ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵
۲۔ مولانا جاوید اقبال مظہری مکان نمبر اے ۲۶۰/۲ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵

Marfat.com

تہدیہ

اُن کے حضور

۱۔ جو مصطفےٰ ہیں —— اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ (۳۳ آلِ عمران)

۲۔ مجتبیٰ ہیں —— وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (۱۷۹ ؍؍)

۳۔ احمد ہیں —— وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ (۶ صف)

۴۔ محمّد ہیں —— مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (۲۹۔ فتح)

۵۔ یٰسٓ ہیں —— یٰسٓ ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ (۱۔ یٰس)

۶۔ طٰہٰ ہیں —— طٰہٰ ۔ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ۔ (۱۔ طٰہٰ)

۷۔ کملی والے ہیں —— یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۔ (۱۔ مزمّل)

۸۔ چادر والے ہیں —— یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۔ (۱۔ مدثّر)

۹۔ نبیِ اُمّی ہیں —— اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ (۱۵۷۔ اعراف)

۱۰۔ داعی اِلی اللہ ہیں —— وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ (۴۶۔ احزاب)

۱۱۔ ہادی و مُنذِر ہیں —— اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ۔ (۷۔ رعد)

۱۲۔ روشن چراغ ہیں —— وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (۴۶۔ احزاب)

۱۳۔ شاہد ہیں —— اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (۴۵۔ ؍؍)

۱۴۔ بشیر و نذیر ہیں —— وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (۲۸۔ سبا)

۱۵۔ مزکّیِ نفوسِ انسانی ہیں۔ وَیُزَکِّیْھِمْ (۱۶۴۔ آلِ عمران)

۱۶۔ معلّمِ کتاب و حکمت ہیں۔ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (؍؍ ؍؍)

۱۷۔ نور ہیں —— قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (۱۵۔ مائدہ)

۱۸۔ تاریکیوں سے نکالنے والے ہیں۔ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (۱۔ ابراہیم)

Marfat.com

۱۹۔ غلط بندصنوں سے نجات دلانیوالے ہیں۔ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔
(۱۵۲۔ اعراف)

۲۰۔ وہی ہربات کے شارح ہیں۔ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (۴۴۔ نحل)

۲۱۔ حامل صدق ہیں ــــ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ۔ (۳۳۔ زمر)

۲۲۔ مرکز حق ہیں ــــ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (۱۷۰۔ نساء)

۲۳۔ برہان ہیں ــــ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ (۱۷۴۔ 〃)

۲۴۔ حاکم برحق ہیں ــــ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ (۱۰۵ 〃)

۲۵۔ صاحب قولِ فیصل ہیں۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ (۳۶۔ احزاب)

۲۶۔ سراپا ہدایت ہیں ــــ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ٥ (۷۷۔ نمل)

۲۷۔ سراپا رحمت ہیں ــــ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ٥ (۱۰۷۔ انبیاء)

۲۸۔ رؤف ورحیم ہیں ــــ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (۱۲۸۔ توبہ)

۲۹۔ تمہارے گواہ ہیں ــــ لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (۷۸۔ حج)

۳۰۔ صاحب خلق عظیم ہیں ــــ إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ (۴۔ قلم)

۳۱۔ اول المومنین ہیں ــــ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ (۲۸۵۔ بقرہ)

۳۲۔ اول المسلمین ہیں ــــ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔ (۱۶۳ انعام)

۳۳۔ خاتم النبیین ہیں ــــ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (۴۰۔ احزاب)

۳۴۔ عبد (کامل) ہیں ــــ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا (۱۔ بنی اسرائیل)

۳۵۔ صاحب کوثر ہیں ــــ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ٥ (۱۔ کوثر)

۳۶۔ صاحب رفعت شان و شہرت عام ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۴۔ انشراح)

۳۷۔ ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ عزیز او پیارے ۔ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (۶۔ احزاب)

۳۸۔ ــــ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥ (۵۶ 〃)

Marfat.com

اِنتساب

یہ عاجز اپنی اس کوشش کو اپنے شیخ طریقت برحق شیخ بحر و بریر روشن ضمیر واقفِ اسرار حقیقت مستجمع کمالاتِ صوری و معنوی سلطان العارفین امام العاشقین شیخ المشائخ حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز اور ان کے نامور فرزندِ دلبند شیخ طریقت امام المحققین محبوب العاشقین مسعودِ ملت محبوبِ جہاں عارفِ کامل شیخ دوران سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نام منسوب کرتا ہے کہ جن کی مبارک سیرتیں عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ دار ہیں اور جن کے روحانی فیوض و برکات اور تربیت سے یہ عاجز اس قابل ہوا۔

جاوید اقبال مظہری

Marfat.com

تعارف

از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

فاضل مؤلف صاحب عزیز گرامی مولانا جاوید اقبال مظہری زید مجدہٗ۔ حضرت والد ماجد شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ سے فیض یافتہ اور راقم کے کرم فرما ہیں، موصوف کے جد اعلیٰ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے زمانے میں مشرف باسلام ہو کر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ پنجاب سے رام پور آئے پھر دہلی آکر مستقل سکونت اختیار کی۔ تقسیم ہند کے بعد یہ خاندان دہلی سے کراچی منتقل ہو گیا —— فاضل مؤلف کے جد امجد ڈاکٹر محمد احمد علیہ الرحمہ سلسلۂ قادریہ میں بیعت تھے اور نیک و صالح، عابد و زاہد —— والد ماجد محترم جناب عبد الستار صاحب، حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہیں اور قوی نسبت رکھتے ہیں

فاضل مؤلف ۵ر نومبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ اُن کی ولادت سے آٹھ ماہ پہلے اُن کی والدہ ماجدہ نے خواب میں چاند دیکھا جس کے برابر نہایت روشن حروف میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ آنکھ کھلی تو اذان فجر ہو رہی تھی، اُسی دن ایک صالحہ تشریف لائیں جنہوں نے ایک سعادت مند فرزند کی بشارت دی —— فاضل مؤلف نے والدین اور بزرگوں کے سایہ میں تربیت پائی۔ ۱۹۶۴ء میں حضرت مفتی اعظم قدس سرہ العزیز سے کراچی میں بیعت ہوئے اور ۱۹۸۵ء میں راقم نے ان کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی اجازت دی —— انھوں نے ۱۹۸۲ء میں بی اے کیا اور ۱۹۸۴ء میں ایل ایل بی کیا —— اور ۱۹۶۶ء میں ایل سی سی ——

فاضل مؤلف مولانا جاوید اقبال مظہری زید مجدہٗ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں، اُن کی

Marfat.com

سیرت کا پہلا امتیاز ادب ہے اور تصوف سراسر ادب ہے، جس نے جو پایا ادب سے پایا ——— دوسرا امتیاز اللہ تعالےٰ پر کامل اعتماد و بھروسہ ہے کہ پریشانیوں میں بھی ان کے فکر و خیال میں غیر کا تصور نہیں آتا اور وہ گھبراتے نہیں، راقم نے کبھی ان کو پریشان نہ پایا اور نہ کبھی انھوں نے دنیاوی امور کے سلسلے میں کوئی شکایت کی۔ الحمد للہ وہ قلب مطمئنہ رکھتے ہیں ——— ان کی سیرت کا تیسرا امتیاز یہ ہے کہ وہ اپنے مرشد کامل شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز کی طرف بھرپور توجہ رکھتے ہیں اور کبھی غافل نہیں رہتے۔ وہ اپنے مرشد کے غیور مریدین میں ہیں جو مرشد یا مرشد خانے کی تحقیر برداشت نہیں کرسکتے ——— امور خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور نام و نمود سے دور رہتے ہیں، ان کے اعمال میں کمالِ اخلاص ہے۔ جب راقم کے پاس آتے ہیں خاموش رہتے ہیں لایعنی باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ اللہ و رسول کے ذکر یا حضرات اہل اللہ کے اذکار اور دینی خدمات کے سلسلے میں گفتگو کرتے ہیں ——— ان کے باطنی احوال بہت خوب ہیں اور ظاہری اعمال سنت کے مطابق ہیں، بحمد اللہ تعالےٰ انھوں نے جوانی میں وہ پالیا ہے جو بڑھاپے میں بھی کم میسر آتا ہے ——— راقم نے ان کو بیعت کی اجازت دے دی ہے بفضلہ تعالےٰ وہ سلسلہ کو پھیلا رہے ہیں، اُن کی صحبت فیض سے خالی نہیں۔ مولیٰ تعالےٰ ان کو ظاہری و باطنی ترقیوں سے سرفراز فرمائے، اپنی اور اپنے حبیب کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت میں استغراق اور دین و مسلک کی خدمت میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

فاضل مؤلف زید مجدہ تقریر کا خاص ملکہ رکھتے ہیں، ان کی تقریر تاثیر سے خالی نہیں، وہ بزم ارباب طریقت، کراچی کی ماہانہ محفلوں میں اور اعراس و محافل میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں تقریریں کرتے ہیں جو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں، ان کی تقریر کو ان کے پیر خانے (مسجد فتحپوری دہلی) میں مقبولیت حاصل ہوئی اور درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادوں کے دولت کدہ پر بھی ان کو مقبولیت حاصل ہوئی ———

Marfat.com

——— تقریر کے ساتھ تحریر کے میدان میں انھوں نے قدم رکھا ہے اوران کی نگارشات مختلف رسائل واخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں مثلاً ماہنامہ ندائے دین کراچی، ماہنامہ قومی گزٹ (کراچی) روزنامہ جنگ کراچی) روزنامہ نوائے وقت (کراچی) روزنامہ ڈان (کراچی) روزنامہ مارننگ نیوز (کراچی) روزنامہ پاکستان ٹائمز (لاہور) روزنامہ دی مسلم (اسلام آباد) روزنامہ بزنس ریکارڈر (کراچی)، روزنامہ ڈیلی نیوز (کراچی) روزنامہ ڈیلی اسٹار (کراچی) روزنامہ لیڈر (کراچی وغیرہ وغیرہ

فاضل مؤلف مولانا جاوید اقبال زید مجدہٗ کی نگارشات اب تک مقالات مراسلات تک محدود رہیں، اب انھوں نے قدم آگے بڑھایا ہے اور تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کیا ہے ——— یہ ان کی پہلی تالیف ہے اور یہ حقیقت مرشد سے ان کے قوی تعلق کی غمازی کرتی ہے کہ انھوں نے اپنی تالیف کا آغاز اپنے مرشد کے ذکر اذکار سے کیا ہے اور مرشد بھی اپنے وقت کا عارف کامل، اسوۂ حسنہ سے آراستہ وپیراستہ، جبل استقامت گلشن شریعت، چمن طریقت والدی واستادی ومرشدی شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ العزیز شاہی امام مسجد جامع فتحپوری دھلی، جن کا فیض دور ونزدیک جاری وساری ہے ——— فاضل مؤلف نے اپنے مرشد کامل کے ملفوظات شریفہ کا انتخاب کیا جو بیمار دلوں کے لئے دوا ہیں اور پریشان حالوں کے لئے علاج ——— ملفوظات کے ساتھ فاضل مؤلف نے حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کے مختصر حالات زندگی بھی شامل کئے ہیں جس میں راقم کے بارے میں مخلصانہ اظہار خیال کیا ہے جو حسن ظن پر مبنی ہے ورنہ سچی بات تو یہ ہے کہ راقم گنہ گار وسیہ کار ہے۔ کسی لائق نہیں، یہ مولیٰ تعالےٰ کا خاص کرم ہے کہ وہ کام لے رہا ہے اور اپنے محبوبوں کے ذکر وفکر میں لگا کر عاقبت سنوار رہا ہے۔ مولیٰ تعالےٰ آخرت میں بھی سرخرو فرمائے آمین! ——— فاضل مؤلف جناب مولانا جاوید اقبال مظہری نے یہ کتاب پیش کرکے اس دور کی تاریک فضاؤں میں اجالا کیا ہے اور یہ دکھایا ہے کہ اہل اللہ کس طرح سوچتے تھے اگر ہماری سوچ بھی ان کے رنگ میں رنگ جائے تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے۔

Marfat.com

مولائے کریم فاضل مؤلف کو اس دینی خدمت کا صلہ عطا فرمائے اور ان کے علم و قلم میں برکت عطا فرمائے اور طالبوں کو ان کے روحانی فیض سے مستفیض فرمائے۔ آمین!
بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم؛

محمد مسعود احمد
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج۔ سکھر (سندھ)

۹, صفر المظفر ۱۴۱۱ھ
۳۰, اگست ۱۹۹۰ء
شب جمعۃ المبارک

Marfat.com

منقبت

در مدح حضرت الحاج مفتی اعظم محمد مظہر اللہ خطیب شاہی مسجد فتحپوری دہلی

عالم و فاضل، فقیہ و مقتدائے عارفاں
شیخ دوراں مظہر اللہ مفتی ہندوستان

اے خوشا قسمت کہ پاکستان میں ہیں آئے ہوئے
مستمندان زیارت سب کے سب ہیں شادماں

آپ اصحاب سلف کی ہیں مقدس یادگار
کائنات اتقا کے ہیں آپ روح رواں

ہیں امام اہل سنت ارضِ پاک و ہند میں
علم و فضل و زہد میں ہیں آپ مشہور جہاں

گو خطیب باصفا مسجد فتح پوری میں ہیں
ایشیا میں آپ کی عزت مگر ہے بیکراں

ہیں خدا و مصطفیٰ کے عشق میں سرشار آپ
صاف نورِ معرفت ہے آپ کے رخ سے عیاں

آپ کے ہیں معترف سب عالمان ارضِ پاک
آپ کی تقدیس کے قائل ہیں سب پیر و جواں

قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری!
آپ وہ جوہر ہیں جس کے اہل حق ہیں قدرداں

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	افتتاحیہ	۱۲
۱-	صحابہ کرام	۱۲
۲-	محدثین کرام	۱۳
۳-	حفاظ حدیث	۱۴
۴-	ملفوظات اولیاء	۱۵
۵-	مکتوبات اصفیاء	۲۱
	حصہ اوّل	
	حیات مظہری	۲۶
۶-	حضرت امام علی شاہ اور فقیہ الہند	۲۶
۷-	ولادت	۳۰
۸-	تحصیل علم	۳۰
۹-	علم و فضل	۳۱
۱۰-	سلسلہ بیعت	۳۶
۱۱-	مرشد سے محبّت	۳۷
۱۲-	محبّت الٰہی	۳۸
۱۳-	عشق مصطفٰے	۳۹
۱۴-	عید میلاد النبی	۳۹
۱۵-	عبادات و ریاضات	۴۱
۱۶-	اتباع شریعت	۴۳
۱۷-	طمانیتِ قلب	۴۳
۱۸-	معرفت و سلوک	۴۴
۱۹-	تسلیم و رضا	۴۵
۲۰-	صبر و تحمل	۴۵
۲۱-	فکرِ عقبیٰ	۴۶
۲۲-	دین و دنیا کی بھلائی	۴۶
۲۳-	عاجزی و انکساری	۴۷
۲۴-	عفو و درگزر	۴۷
۲۵-	مریدوں پر شفقت	۴۸
۲۶-	معمولات	۴۸
۲۷-	کرامات	۴۹
۲۸-	وصال	۵۳
۲۹-	اولاد و خلفاء	۵۴
۳۰-	تصانیف	۶۲
	حصہ دوم	
۳۱-	ملفوظاتِ مظہری	۶۵
۳۲-	حوالے	۱۰۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

افتتاحیہ

صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے جو کچھ سماعت فرماتے اس کو محفوظ کر لیتے تھے اور یوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے جاری ہونے والے ایمان افروز اور حکیمانہ ملفوظات احادیث کی صورت میں آج بھی ہماری رہنمائی کر رہے ہیں ان احادیثِ مبارکہ کو محدثین کرام نے انتہائی محنت جانفشانی اور خلوصِ نیت کے ساتھ جمع کیا اور ایک عظیم سرمایہ عاشقانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راحتِ جان کے لئے چھوڑا۔ اس کے علاوہ چاروں مسلکوں کے حفاظِ کرام کی خدمات بھی قابل تعریف ہیں کہ جنہوں نے ان احادیث کو اپنے سینوں میں محفوظ فرمایا۔

صحابہ کرام، محدثین کرام اور حفاظ حدیث نے جو سب سے زیادہ خدمات سرانجام دی ہیں اُن کے اسماء مبارک درج ذیل ہیں:۔

صحابۂ کرام

صحابۂ کرام میں خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے علاوہ جن صحابہ سے احادیث کو سب سے زیادہ فروغ حاصل ہوا وہ یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔
۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ان اکابر صحابہ کرام کے علاوہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے سب سے زیادہ احادیث روایت ہیں اُمتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کی حیثیت ایک مجتہدہ کی تھی!

محدثین کرام

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ۔ سنہ ۱۵۰ھ

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ ۔ سنہ ۱۷۹ھ

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ ۔ سنہ ۲۰۴ھ

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سنہ ۲۴۱ھ

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ ۔ سنہ ۱۹۳ھ

حضرت امام طحاوی علیہ الرحمہ سنہ ۳۲۱ھ

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ سنہ ۲۵۶ھ

حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ ۔ سنہ ۲۶۱ھ

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ ۔ سنہ ۲۷۹ھ

حضرت امام ابن داؤد علیہ الرحمہ ۔ سنہ ۲۷۵ھ

حضرت امام نسائی علیہ الرحمہ ۔ سنہ ۳۰۳ھ

حضرت امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ سنہ ۲۷۳ھ

Marfat.com

حفاظ حدیث

احناف :-

حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راہویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبد الباقی، حافظ ابو بکر رازی حصاص حافظ ابو نصر کلا بازی، حافظ ابو محمد سمر قندی، حافظ شمس الدین سروجی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین ماردینی، حافظ جمال الدین دیلہی، حافظ علاؤ الدین مغلطائی، حافظ بدر الدین ، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع :-

حافظ دار قطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن سلام، حافظ ابن دقیق السعید، حافظ عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر جزوی، سبکی، ہیمتی، ابن حجر عسقلانی وغیرہم۔

مالکیہ :-

حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ رحیلی، حافظ ابن عبد البر، حافظ عبد الولید البابی، حافظ قاضی ابو بکر العربی، حافظ عبد الحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ مازری، حافظ ابن رشد، حافظ ابو القاسم وغیرہ۔

حنابلہ :-

حافظ عبد الغنی المقدسی، حافظ ابو الفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم

صحابہ کرام اور محدثین عظام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے حضرات اہل اللہ علیہم الرحمہ کے ملفوظات شریفہ اُن کے خلفاء اور معتقدین و مریدین نے مرتب کئے اور اس طرح یہ روحانی فیض جاری و ساری رہا

Marfat.com

ملفوظاتِ اولیاؒ

کسی نے حضرت مولانا علاؤالدین نیلی چشتی سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس ہر علم کی معتبر کتابیں ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آپ صرف حضرت محبوب الٰہی کے ملفوظات طیبات پڑھتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ صحیح ہے کہ دنیا سلوک کی کتابوں سے بھری ہوئی ہے لیکن میرے لئے میرے مخدوم کے روح افزا ملفوظات، نجات کا ذریعہ ہیں۔

مولانا علاؤالدین نیلی چشتی نے کیا عارفانہ بات بیان فرمائی کہ "میرے لئے میرے مخدوم کے روح افزا ملفوظات نجات کا ذریعہ ہیں اور نجات کا ذریعہ کیوں نہ ہوں کہ بزرگانِ دین جب کوئی بات بیان فرماتے ہیں تو پہلے اس مبدا فیاض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پھر وہ علیم وخبیر جو کچھ ان سے کہلواتا ہے وہی ارشاد فرماتے ہیں۔ حضرت مجدّد الف ثانی مکتوباتؒ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اولیاءؒ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا جس نے اُن کو دیکھا اس نے خدا کو دیکھا جس نے اُن کو پایا اس نے خدا کو پایا جس نے اُن کو پہچانا اُس نے خدا کو پہچانا، ان کا کلام شفا ہے، اُن کی نظر دوا ہے اور اُن کی صحبت سراسر نور وضیاء ہے۔"

حضرات اہل اللہ نے اللہ کے مقرب بندوں کی حیثیت سے جو مقام پایا ہے وہ صرف اور صرف حُبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت پایا ہے انھوں نے اللہ کی محبّت اور معرفت جانِ جاناں، ایمانِ جہاں حضور نورِ مجسّم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے حاصل کی اور مخدومِ جہاں بن کر اپنے خادمین کو حقیقتِ حق سے آشنا کیا۔ یہ انہی نفوسِ قدسیہ کا صدقہ ہے کہ ان کی نسبت شریفہ نے طالبین کو فرش سے عرش تک پہنچا دیا۔

یہی وہ نفوسِ قدسیہ ہیں کہ جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کو اپنی زندگی کا حاصل بنایا اور حق سبحانہٗ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق مقرب بارگاہ صمدیت ہوگئے اب حدیث قدسی کے مطابق اُن کا کلام، اُن کا کلام نہ رہا، اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا کلام ہوگیا، اُن کی نگاہ اُن کی نگاہ

Marfat.com

نہ رہی، اللہ کی نگاہ ہوگئی۔ اُن کا ہاتھ اُن کا ہاتھ نہ رہا اللہ کا ہاتھ ہوگیا ؎

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کارکشا و کارساز

حضرات اہل اللہ نے اپنے مبارک ملفوظات کو اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے سجایا ہے اور انہی ملفوظات کے ذریعے طالبین کے سینوں کو نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے روشن کیا ہے ان کو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق اور دیوانہ بنایا۔

دنیائے تصوّف اور معرفت میں جن بزرگانِ دین کے ملفوظات صفحہ قرطاس پر محفوظ ہیں۔ ان کی تفصیل ممتاز محقق حضرت شمس بریلوی صاحب نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز کی شہرہ آفاق تصنیف "عوارف المعارف" اور "فوائد الفواد" کے مقدمات میں دی ہے ان مقدمات میں فاضل موصوف نے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ملفوظات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے جو درج ذیل ہے:۔

۱۔ حضرت خواجہ عثمان ہرونی چشتی کے ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے 'انیس الارواح' کے نام سے ۵۸۲ھ میں مرتب فرمائے یہ مجموعہ فارسی میں ہے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوگیا ہے۔

۲۔ حضرت خواجہ عثمان ہرونی کے ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے "گنج الاسرار" کے نام سے ۶۱۱ھ میں مرتب فرمائے۔

۳۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے دلیل العارفین کے نام سے ۶۱۴ھ میں مرتب فرمائے یہ مجموعہ فارسی میں ہے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔

۴۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے ملفوظات حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر نے فوائد السالکین کے نام سے مرتب فرمائے یہ مجموعہ فارسی میں ہے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔

۵۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کے ملفوظات حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے 'راحت القلوب' کے نام سے ۶۵۵ھ میں مرتب فرمائے یہ مجموعہ فارسی میں ہے اس کا اردو

Marfat.com

ترجمہ شائع ہوگیا ہے۔

۶۔ سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری کے ملفوظات شیخ فرید الدین نبیرہ و خلیفہ حضرت شیخ حمید الدین ناگوری نے "سرور الصدور" کے نام سے ۶۹۶ھ میں مرتب فرمائے یہ مجموعہ فارسی میں ہے۔

۷۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کے ملفوظات شیخ امیر حسن سنجری نے "فوائد الفواد" کے نام سے ۷۰۷ھ میں مرتب فرمائے۔ یہ مجموعہ فارسی میں ہے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوگیا ہے

۸۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی کے ملفوظات شیخ بہاؤ الدین ابن مولانا جلال الدین رومی نے فیہ ما فیہ کے نام سے ۶۷۱ھ میں مرتب فرمائے یہ مجموعہ فارسی میں ہے۔

۹۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کے ملفوظات حضرت امیر خسرو نے افضل الفوائد کے نام سے ۷۱۳ھ میں مرتب فرمائے یہ مجموعہ فارسی میں ہے۔

۱۰۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ملفوظات شیخ حمید قلندر شاعر نے "خیر المجالس" کے نام سے مرتب فرمائے یہ کتاب اردو میں ہے۔

۱۱۔ حضرت شیخ شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے ملفوظات مولانا زین الدین بدر عربی نے معدن المعانی کے نام سے ۷۵۱ھ میں مرتب فرمائے۔

۱۲۔ حضرت شیخ شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے ملفوظات شیخ مولانا زین الدین بدر عربی نے راحت القلوب کے نام سے ۷۵۵ھ میں مرتب فرمائے۔

۱۳۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے ملفوظات شیخ ابو عبداللہ علاؤ الدین نے جامع العلوم (الدر المنظوم) کے نام سے ۷۸۰ھ میں مرتب فرمائے۔

۱۴۔ حضرت سید محمد الحسینی المعروف بہ سید بندہ نواز گیسو دراز کے ملفوظات سید حسین المعروف بہ سید محمد اکبر حسینی نے انوار المجالس اور جوامع الکلم کے نام سے بالترتیب ۸۰۲ھ اور ۸۲۲ھ میں مرتب فرمائے۔

۱۵۔ حضرت سید جہانگیر اشرف سمنانی قدس سرہ العزیز کے ملفوظات لطائف اشرفی کے نام سے حاجی نظام غریب یمنی نے ۸۰۱ھ میں مرتب فرمائے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوگیا ہے

Marfat.com

اس کے علاوہ جن علماء اور مشائخ کے ملفوظات منظرِ عام پر آچکے ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ
۲۔ حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی علیہ الرحمہ
۳۔ حضرت شاہ نور محمد مہاروی علیہ الرحمہ
۴۔ حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ
۵۔ حضرت حافظ محمد جمال صاحب علیہ الرحمہ
۶۔ حضرت شیخ حیدر صاحب علیہ الرحمہ۔
۷۔ حضرت سید امام علی شاہ صاحب مکان شریفی علیہ الرحمہ
۸۔ حضرت امام احمد رضا صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

بزرگانِ چشت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے لے کر حضرت بندہ نواز گیسو دراز نے صحابہ کی اس سنت پر عمل فرمایا انھوں نے جو کچھ اپنے پیروں سے سنا اس کو ضبط تحریر فرمایا جس کا ذکر اوپر کی سطور میں تفصیل سے آچکا ہے۔ اس عاجز نے ان مبارک ملفوظات کا مطالعہ کیا۔ مطالعہ کے بعد یہ خیال ہوا کہ کاش حضرت مرشد کریم کی صحبت نصیب ہوتی اور جو کچھ آپ اپنی زبان مبارک سے فرماتے اس کو ضبط تحریر میں لایا جاتا پھر خیال ہوا کہ مولائے ماجانِ ما ایمانِ ما مُرشدِ ما واقفِ اسرارِ حقیقت مستجمع کمالاتِ صوری و معنوی عارفِ کامل شیخ بحر و بر پیر روشن ضمیر قبلہ عالم مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز کے مبارک مکتوبات میں سے ملفوظات مرتب کئے جائیں پھر خیال ہوا کہ جن نفوس قدسیہ نے اپنے اپنے مرشد کے ملفوظات رقم فرمائے ہیں وہ ان کی صحبت میں بیٹھ کر رقم کئے ہیں جب کہ اس عاجز کو حضرت مرشد کریم کی صحبت صرف چند دن حاصل رہی یہ عاجز ۱۹۶۴ء میں کراچی میں بیعت ہوا تھا جب کہ حضرت مرشد کریم ۱۹۶۶ء میں دہلی میں وصال فرما گئے۔

اب یہ خواہش مستجاب الدعوات ہوتی ہے حضرت مرشد کریم کا فیض ابر بہاری کی طرح برستا ہے کہ حضرت کا یہ ارشاد یاد آتا ہے:۔

Marfat.com

"جس طرح بزرگوں کی صحبت فیض سے خالی نہیں ہوتی اسی طرح ان کی تحریریں بھی (تاثیر) سے خالی نہیں ہوتیں"۔

یہ ارشادِ گرامی کیا یاد آیا کویا منزل مل گئی اگرچہ ظاہری صحبت نہیں ملی لیکن حضرت کے صور کے ذریعے آپ کی صحبت کی قائم مقامی کا شرف ہر لمحہ اور ہر لحظہ حاصل رہا اور ہے کہ حضرت قبلہ عالم کا ارشاد ہے :۔ "تصورِ شیخ صحبت کا قائم مقام ہوتا ہے"۔

لہٰذا حضرت کے مبارک مکتوبات کو حضرت کی صحبت کا قائم مقام تصور کرکے انہی مکتوبات میں سے ملفوظات مرتب کرنے کا ارادہ کیا —— اور حضرت قبلہ عالم کے فرزندِ دلبند عالم اسلام کے عظیم محقق شیخ دوراں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے اجازت چاہی۔ حضرت ممدوح نے اس ناکارہ کے حال پر کرم کرتے ہوئے ملفوظات مرتب کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور یوں یہ ملفوظات اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے بہترین فضل وکرم سے مرتب کرلئے گئے۔ اس مرحلے پر اس حقیقت کا اعتراف کرتا چلوں کہ ملفوظات مظہری کا یہ مجموعہ جو اس وقت ہمارے سامنے ہے یہ سب کا سب عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دام برکاتہ العالی کی کاوشوں کا مرہونِ منت ہے۔

حضرت سیدی مرشدی ومولائی نے ایک جلیل القدر عالم دین فقید المثال شیخ طریقت عظیم المرتبت عارف اور مفتی اعظم ہونے کے باوجود ہمیشہ اپنی ولایت کو چھپایا اور جو کام بھی کیا محض اللہ کے لئے کیا۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت قبلہ عالم نے ان لاکھوں مکتوبات جن کی تعداد تقریباً ۲ لاکھ ہوتی ہے کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جو حضرت قبلہ نے اپنے خلفاء، سفراء، مریدین اور مخلصین کی ظاہری اور باطنی اصلاح کے لئے تحریر فرمائے تھے اس مشکل مرحلے پر مکاتیب گرامی کو مرتب کرنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ حضرت قبلہ عالم کے فرزندِ دلبند طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے تائیدِ خداوندی سے اس کام کا بیڑہ اٹھایا اس مرحلے پر آپ کے والد ماجد اور شیخ طریقت حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم کی دعا بارگاہ ایزدی میں مستجاب ہوئی آپ فرماتے ہیں "مولیٰ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے"!

Marfat.com

اس ضمن میں اخبار جنگ میں اشتہار دیا گیا لیکن یہ اشتہار صدا بہ صحرا ثابت ہوا کیونکہ محبین و مخلصین اس روحانی اور علمی سرمایہ کو اپنے سے جدا نہیں کرنا چاہتے تھے لہٰذا حضرت ممدوح نے حضرت قبلہ عالم کے مریدین اور مخلصین سے مراسلت شروع فرمائی اور خود گھر گھر تشریف لے جا کر جہاں تک ہو سکا یہ علمی سرمایہ جمع فرمایا۔ ان قیمتی نادر علمی اور روحانی مکتوبات کی پہلی جلد "مکاتب مظہری" کے نام سے ۱۹۶۶ء میں منظر عام پر آئی یہ مکاتبِ گرامی ۱۹۴۷ء تا ۱۹۶۶ء کے مکتوبات میں سے مرتب کیے گئے ہیں۔

جس طرح ملفوظات شریفہ کو نسلاً بعد نسل مرتب کیا جاتا رہا اس طرح مکتوبات شریف کو بھی مرتب کیا جاتا رہا۔ ملفوظات و مکتوبات صحبت شیخ کے قائم مقام ہیں۔

Marfat.com

مکتوباتِ اصفیا

چونکہ یہ مبارک ملفوظات (ملفوظاتِ مظہری) حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے مکتوبات میں سے مرتب کیے گئے ہیں اس لئے ضروری خیال کرتا ہوں کہ عہد رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر اب تک جو مکتوبات منظر عام پر آئے اس کا مختصر ذکر کیا جائے جو صرف حوالوں تک محدود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مکتوبات کی طباعت اور اشاعت میں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری مرحوم اور مولانا سید محبوب رضوی صاحب کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری نے "بلاغ مبین" کے نام سے اور مولانا سید محبوب رضوی صاحب نے "مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام سے ان مبارک مکتوبات کی اشاعت فرمائی ہے جب کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سرکاری مکتوبات بھی منظر عام پر آئے ہیں جن کو دہلی یونیورسٹی کے ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب نے مرتب فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ صوفیائے کرام کے بے شمار مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مکتوبات منظر عام پر آئے جن میں سے چند کی تفصیل درج ذیل ہے:-

١۔ مکتوبات حضرت جنید بغدادی قدس سرہ۔
٢۔ مکتوبات حضرت امام غزالی قدس سرہ۔
٣۔ مکتوبات حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ۔
٤۔ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ۔
٥۔ مکتوبات معصومی (خواجہ محمد معصوم) قدس سرہ۔
٦۔ مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ۔
٧۔ مکتوبات حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں قدس سرہ۔
٨۔ مکتوبات حضرت مخدوم شاہ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ۔
٩۔ مکتوبات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ۔

Marfat.com

۱۰۔ مکتوبات حضرت شیخ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی۔
۱۱۔ مکتوبات حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی قدس سرہٗ۔
۱۲۔ مکتوبات حضرت شاہ رکن الدین قدس سرہٗ۔
۱۳۔ "مکاتیب مظہری" حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ۔

حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم جامع مسجد فتحپوری میں ہر جمعہ کو مختصر مگر جامع خطاب فرماتے تھے آپ نے تقریباً نصف صدی اپنے عارفانہ خطاب سے طالبین کے قلوب کو علم و حکمت کے دریا سے سیراب فرمایا اس کے علاوہ نشتر برس نجی محفلوں میں ملفوظات شریف ارشاد فرمائے اگر ان مبارک ملفوظات کو جو جمعہ کی مجالس اور نجی محفلوں میں ارشاد فرمائے گئے محفوظ کرلیا جاتا تو آپ کے مبارک ملفوظات کی کئی جلدیں منظر عام پر آجاتیں۔ اگرچہ یہ ملفوظاتِ گرامی صفحہ قرطاس پر محفوظ نہ رہ سکے تاہم حضرت شیخ محی الدین ابنِ عربی قدس سرہ العزیز کی درج ذیل تحقیق کے مطابق فضائے بسیط پر ضرور محفوظ ہیں اور یقیناً اہل بواطن فوائد حاصل کررہے ہوں گے۔

حضرت مخدوم سید صادق علی شاہ صاحب قدس سرہٗ کے پوتے حضرت مولانا سید محمد منظور شاہ صاحب علیہ الرحمہ کتاب "ذکر مبارک" کے دیباچہ میں حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کے حوالہ سے ارشاد فرماتے ہیں:۔

آج ہماری نظروں سے وہ تمام اہل بصیرت حضرات مستتر اور مخفی ہیں جنہوں نے محض ملکۂ قدسیہ کی بدولت فطرت و خلافت الٰہیہ کے ان باریک رازہائے درونِ پردہ کی نقاب کشائی کی جو آج بھی صدہا سال کی کوششہائے پیہم کے باوجود مادی ذرائع کے رہین منت معلوم ہوتے ہیں۔ عصر حاضر میں ریڈیو کی ایجاد نے اس حقیقت کے چہرے سے پردہ اٹھایا ہے کہ کلام لفظی فضا میں محفوظ رہتا ہے جسے ایک آلہ کے ذریعے دور دراز مقامات تک انسانی سمع تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اب جدید تحقیق یہ ہے کہ تمام کلام جو ابتدائے آفرینش سے آج تک انسانوں نے کئے ہیں وہ سب فضا میں بعینہٖ محفوظ ہیں اور شاید یہ کوشش ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور دیگر مصلحین کی تقاریر کو آلات کے ذریعے اخذ کیا جا سکے۔ لیکن یہی بات جو یہاں اِن مادی اسباب کے ذریعے آج معلوم ہوئی۔ اس حقیقت کے انکشاف کا

86572

Marfat.com

سہرا آج سے آٹھ سو سال پیشتر کے ایک صوفی کے سر پر ہے۔ حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں:۔

اما الحروف اللفظية فانها تتشكل في الهواء ولهذا تتصل بالسمع على صورة ما نطق بها المتكلم فاذا تشكلت في الهواء قامت بها ارواحها وهذه الحروف لا يزال الهواء يمسك عليها شكلها۔ وهذه الحروف الهوائية للفظية لا يدركها الموت بعد وجودها بخلاف الحروف الرقيمية تقبل التغير والزوال لانه في محل يقبل ذالك والاشكال اللفظية في محل لا يقبل ذالك ولهذا كان لها البقاء فالجو كله مملوءٌ من كلام العالم يراه صاحب الكشف صورة قائمة۔ (فتوحات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱)

اس عبارت کا ملخص یہ ہے کہ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی صورت ہوا میں قائم ہو جاتی ہے اور ان کی روحیں کائنات فضائی میں ہمیشہ کے لئے باقی رہتی ہیں۔ بخلاف تحریری حروف کے کہ وہ امتداد زمانہ کے باعث صفحات ہستی سے محو ہو جاتے ہیں کلام لفظی اس قسم کی موت اور بربادی سے محفوظ جوں کا توں باقی ہے اور صاحب کشف انہیں دیکھ سکتا ہے۔

جدّت و ایجاد پر جان دینے والوں اپنے ہاں کے قدیم علوم و فنون اور روحانیت کا مضحکہ اڑانے والوں اور دانایانِ فرنگ سے مرعوب ذہنوں کے لئے مقام حیرت ہے کہ آج یہ فخر بھی ہاتھ سے گیا اور جس تھیوری (نظریہ) کو وہ بیسویں صدی کا تازہ شاہکار سمجھ رہے تھے وہ آٹھویں صدی کے ایک کہنہ بیاض سے ہاتھ آ گیا ؎

نوجوانانِ تشنہ لب خالی ایاغ　　شستہ رُو تاریک جاں روشن دماغ

کم نگاہ و بے یقین و نا اُمید　　چشمِ شاں اندر جہاں چیزے ندید

اس قسم کی مقدس اور پاکیزہ انفاس ہستیاں اُمّتِ مرحومہ کے اندر ہمیشہ سے ہمیشہ تک رہیں گی جن کے وجود مادی اور روحانی دنیا کے لئے باعث صد فخر و مباہات ہیں اور جن کی قوت سے عالم کا قیام اور مجددیت سے دین کی تجدید ہوتی چلی جائے گی آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے

Marfat.com

نے امتیوں کو ایسے ایسے جلیل القدر مناصب عطا فرمائے کہ جنہیں دیکھ کر انبیائے ماسبق رشک کرنے لگے۔

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم المتحابون فی جلالی لھم منابر من نورٍ لیغبطھم النبیون والشھداء[۳]
وقال علیہ السلام انَّ مِن عباد اللہ لاناسً ماھم بانبیاء والشھداء یغبطھم الانبیاءُ والشھداءُ یوم القیامۃ الخ[۴]

آخر میں ایک مرتبہ پھر یہ عاجز، طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا شکر گذار اور ممنون ہے کہ جنہوں نے نہ صرف ان مبارک ملفوظات کو مرتب کرنے کی اجازت عطا فرمائی بلکہ اس کتاب کی تدوین کے سلسلہ میں ضروری اصلاح فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اس کے علاوہ جن محسنین و محبین نے کتاب کی تدوین، کتابت و طباعت اور اشاعت میں مدد فرمائی۔ راقم ان سب کا تہہ دل سے ممنون ہے۔ مولا تعالےٰ اس حسنِ عمل کے صلے میں اپنی بیکراں نعمتوں سے نوازے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز کے روحانی فیوض و برکات سے تشنگانِ معرفت کو سیراب فرمائے۔

آمین ثم آمین

احقر العباد، خاکپائے اولیاء

جاوید اقبال مظہری

۲۹ ر شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۷ ر مارچ ۱۹۹۰ء

Marfat.com

حِصّہ اوّلْ

حَیاتِ مظہری

Marfat.com

حیات مظہری

حضرت سید امام علی شاہ صاحب قدس سرہٗ

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

اللہ کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید۔ لیکن قیامت کے دن قرب الٰہی کی وجہ سے انبیاء اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بتایئے وہ کون لوگ ہیں۔ ان کے اعمال کیا ہیں تاکہ ہم ان لوگوں سے محبت کریں۔ فرمایا وہ لوگ جو اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں نہ ان میں کوئی رشتہ ہے اور نہ مالی منفعت لوگ حزن و ملال میں مبتلا ہوں گے لیکن انہیں کوئی حزن و ملال نہ ہوگا پھر حضور نے یہ آیت پڑھی:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ لیکن فیضانِ نبوّت ختم نہیں ہوا اور یہ فیضان حضرات اہل اللہ کے ذریعے جاری ہے۔ نبوت سے تکمیل دین ہے جب کہ ولایت سے تجدید دین ہے۔ حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبوت سے ولایت ہے نہ کہ ولایت سے نبوت۔ نبوت ہر حال میں افضل ہے اور ولایت اس کا ظل ہے —— جن حضرات اہل اللہ کی شان حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا آیت شریفہ کی تفسیر بیان فرمائی انہی نفوسِ قدسیہ میں ایک عظیم المرتبت بزرگ قطب عالم حضرت سید امام علے شاہ علیہ الرحمہ کی ذات گرامی ہے کہ جن کے اعلیٰ مدارج بیان کرتے ہوئے آپ کے برادر طریقت حضرت بڈھن شاہ صاحب کلانوری ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اس وقت مشرق سے لیکر مغرب تک آپ صراطِ مستقیم کے ہادی و رہبر ہیں"۔ ؎

حضرت سید امام علی شاہ صاحب صراطِ مستقیم کے ہادی و رہبر کیسے بنے اس کی تفصیل

Marfat.com

ان کرتے ہوئے تذکرہ مظہر مسعود میں حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب بیان فرماتے ہیں :-

حضرت سید امام علی شاہ صاحب اپنے شیخ طریقت حضرت شاہ حسین کی اس حد تک خدمت کرتے تھے کہ اپنے شیخ کے گھوڑے کا بول و براز بھی زمین پر نہ پڑنے دیتے اور اٹھا کر شہر سے باہر لے جاتے ۔۔۔ حضرت امام علی شاہ صاحب خدمتِ شیخ میں مصروف رہے حتیٰ کہ ایک روز دریائے رحمت جوش میں آیا نوازنا کسی کو تھا لیکن وہی نوازا گیا جس کے مقدر میں یہ سعادت روزِ ازل سے ہی لکھی جا چکی تھی۔ لہٰذا ایک کسی خاص حال میں ایک خادم غلام محمد کو یاد فرمایا۔ وہ بے نصیب غیر حاضر تھا۔ حضرت امام علی شاہ صاحب نے جواب دیا حضور غلام محمد حاضر نہیں ہے اور یہ غلام حاضر ہے آپ نے تین مرتبہ غلام محمد کو طلب فرمایا اور ادھر سے یہی جواب ملا حضور نے فرمایا تم ہی آجاؤ ۔۔۔ حضور نے حضرت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور دیر تک توجہ فرماتے رہے ادھر حضرت پر بیخودی کا عالم طاری تھا طلوع سحر تک توجہات عالیہ شامل حال رہیں اور فیض کے اس دریا سے ایک اور دریا پیدا ہو گیا جس نے اپنی طوفانی موجوں سے ایک دنیا سیراب فرمائی۔

حضرت مولانا ہدایت علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ اپنی کتاب 'معیار السلوک' میں حضرت شیر محمد شرقپوری صاحب کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں۔ حضرت سید امام علی شاہ صاحب نے حضرت شیر محمد شرقپوری صاحب سے ارشاد فرمایا "خانصاحب یہ فقیر جو کچھ دین و دنیا کی دولت تقسیم کرتا ہے جانتے ہو یہ کہاں سے آتی ہے۔ یہ مدینہ منورہ سے روضہ مقدس سے آتی ہے اور یہ دولت پھر سو سال کے بعد اسی طرح جاری اور تقسیم ہو گی" حضرت امام علی شاہ صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے یہی وجہ ہے کہ جب آپ پہلی مرتبہ بیمار ہوئے اور بچنے کی کوئی امید نہ رہی اور آپ نے پہلا روزہ رکھ لیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بشارت دی۔[1]

میرے بیٹے امامِ اہل مقام غم نہ کر تیری عمر بہت زیادہ ہے ابھی بہت سے طالب پستیوں سے نکل کر بلندیوں تک پہنچیں گے۔

Marfat.com

حضرت امام علی شاہ صاحب کے دامن سے جو عظیم المرتبت بزرگ ہستیاں وابستہ ہوئیں ان میں آپ کے فرزند دلبند اور سجادہ نشین حضرت سید صادق علی شاہ صاحب۔ فقیہہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود علیہ الرحمہ۔ حضرت شیر محمد خان شرقپوری قدس سرہٗ اور حکیم احمد علی دھرم کوٹ قابل ذکر ہیں۔ (آپ کے سو خلفاء ہیں سے مندرجہ بالا حضرات قابل ذکر ہیں) حضرت سید صادق علی شاہ صاحب جس پر لطف کی نظر فرما دیتے اس کو ماسوی اللہ سے بے نیاز کر دیتے حضرت سید امام علی شاہ صاحب نے آپ کو اجازت و خلافت عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"جو لوگ تمہارے دامن سے وابستہ ہوں ہمیشہ مقبول و مسرور رہوں"

حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ (جن کا تفصیلی ذکر آگے کی سطور میں پیش کیا جائے گا) کی مقبولیت و مرجعیت اسی دعا کی اجابت کی کرامت تھی۔

فقیہہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود قدس سرہٗ العزیز

سلطان العارفین فقیہہ الہند اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود قدس سرہٗ بائیس سال کی عمر میں تلاش معاش کے سلسلے میں دہلی سے پنجاب تشریف لے گئے ملتان میں کچھ عرصے بحیثیت تحصیل دار اپنے فرائض انجام دیئے مگر اس مبدا فیاض کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ آپ کو محض تحصیلدار بنانا مقصود نہ تھا لیکن شریعت و طریقت کا بے تاج بادشاہ بنانا مقصود تھا یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے حضرت امام علی شاہ صاحب کا شہرہ سُنا جو اس وقت مکان شریف موضع رتڑ چھتر ضلع گورداس پور مشرقی پنجاب بھارت میں سرچشمہ ہدایت بنے ہوئے صراط مستقیم کے رہبر بنے ہوئے علم و عرفان کے دریا بہار ہے تھے کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت امام علی شاہ نے آپ کو بیعت فرمایا اور سرزمین دہلی کو جو اس وقت تشنہ تھی اس کی سیرابی کے لئے دہلی جانے کی اجازت فرمائی سرزمین دہلی میں جامع مسجد فتحپوری میں آپ نے خانقاہ مسعودیہ کی بنیاد رکھی اور علمی و روحانی فیض جاری فرمایا۔ بے شمار بندگانِ خدا آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے اور حسب استعداد فتوحات حاصل کیں ــــ جامع مسجد فتحپوری میں آپ نے امامت و خطابت کے

Marfat.com

وہ جہاں بحیثیت شیخ طریقت طالبین کو حق سے آشنا فرمایا وہاں نہ صرف درس حدیث کی داغ بیل ڈالی بلکہ دارالافتاء قائم فرمایا اور فتویٰ نویسی میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ فتاوؤں کا جواب دینے سے پہلے قرآن حکیم پھر حدیث پھر فقہاء سے استناد فرماتے تھے آپ کے فتاوے فتاویٰ مسعودی کے نام سے شائع ہو چکے ہیں جن کو آپ کے عظیم المرتبت پر پوتے عالم اسلام کے عظیم محقق اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے شیخ دوراں طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے مرتب فرمایا ہے ——— جس کو سرہند پبلی کیشنز کراچی نے شائع کیا ——— فتاویٰ مسعودی سے فقاہت میں آپ کے مقام اور مرتبہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ———

حضرت فقیہ الہند علیہ الرحمہ جلیل القدر عالم و فقیہہ تھے۔ اِن فتاویٰ کے ذریعہ آپ نے تعلیم و تربیت بھی فرمائی ہے۔ ایسے فتوے جن میں آپ نے توحید کی تعلیم دی ہے بظاہر چونکا دینے والے معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر ان فتاویٰ کو محی الدین غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل اقوال کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ حضرت فقیہ الہند کا مقصود و مطلب وہی ہے جو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مطلوب و مقصود تھا یعنی توجہ الی اللہ، آپ کے اقوال ملاحظہ فرمائیں :-

۱۔ جس نے مولیٰ سے صدق و تقویٰ کا معاملہ کر لیا وہ خدا کے سوا سب سے بیزار رہتا ہے ——— عزیزو! ——— شرک سے احتراز کرو۔[۵]

۲۔ تمہیں چاہیئے کہ نہ صرف خواہشات نفسانی سے اعراض کرو بلکہ اس میں توحید کو جگہ دو۔ جس کی لذت قلوب عارفین کو سراپا نور بنا دیتی ہے۔[۸]

۳۔ جب تم اللہ کا نام لے کر صرف اسی کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ گے تو تمام حجابات اُٹھ جائیں گے۔[۹]

۴۔ اس اسم (اللہ) کے ذریعے دعائیں اُسی وقت قبول ہوتی ہیں کہ جب تمہارے قلب میں اللہ کے سوا کسی غیر کا تصور نہ ہو۔[۱۰]

۵۔ جس کے اندر اللہ کا اشتیاق پیدا ہو جائے وہ اللہ سے انس کرنے لگتا ہے اور غیر اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس وقت خالصتاً اللہ کے لئے ہی ہو جاتا ہے ——— اللہ کے

Marfat.com

دروازے کو کھٹکھٹاؤ، اللہ کی پناہ حاصل کرو۔ ؎

حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ

ولادت باسعادت

جیسا کہ عرض کیا گیا ۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سید امام علی شاہ صاحب سے ارشاد فرمایا تھا۔ میرے بیٹے امام اہل مقام غم نہ کر ابھی بہت سے طالب تیرے دامن سے وابستہ پستیوں سے نکل کر بلندیوں کی طرف جائیں گے ——

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ حضرت سید امام علی شاہ صاحب نے فرمایا یہ فیض علم وعرفان کی جو لٹا رہا ہے جانتے ہو کہ یہ کہاں سے آئی ہے یہ دولت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے در بار سے آئی اور یہ دولت سو سال بعد پھر جاری ہوگی ——

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ حضرت سید امام علی شاہ صاحب نے اپنے فرزند اکبر اور جانشین ح سید صادق علی شاہ صاحب کو اس خصوصی دعا سے سرفراز فرمایا تھا۔ جو تمہارے دامن سے وابستہ ہمیشہ مسرور و مقبول ہوں؛

اب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے محبوب ولی کامل حضرت سید امام ع شاہ صاحب کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں مستجاب ہوتی ہیں۔ حضرت سید امام علی شاہ صاحب محبوب اور جلیل القدر خلیفہ فقیہہ الہند اعلے حضرت شاہ محمد مسعود کے فرزند دلبند اور خلیفہ ح مولانا مفتی محمد سعید قدس سرہ کے فرزند دلبند مظہر صفات ربانی۔ آئینہ جمال مصطفوی محمد مظ کی صورت میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع پہنے ہوئے ۱۵ رجب المرجب ۱۳۰۳ھ م ۲۱ اپریل ۱۸۸۶ء کو اپنے وجود مسعود سے اس عالم کو رونق بخشتے ہیں؛

تحصیل علم!

اس زمانے میں جب حضرت مفتی اعظم اپنے عم محترم حضرت مولانا عبد المجید علیہ الرحمہ

Marfat.com

کفالت میں تھے حافظ حبیب اللہ مرحوم سے قرآن کریم حفظ فرمایا اور اسی کے ساتھ فن تجوید و قرأت میں کمال حاصل کیا۔ قرآنِ حکیم حفظ کرنے کے بعد عم محترم سے علومِ عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی جن کا سلسلہ حدیث ۳ واسطوں سے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے ملتا ہے۔ بعد ازاں علوم و فنون میں دسترس حاصل کرنے کے بعد ذاتی مطالعے سے معقولات و منقولات میں تبحر حاصل کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں آپ کا شمار جلیل القدر علماً میں ہونے لگا اس کے علاوہ آپ کو جن اور علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل تھی ان علوم میں تفسیر۔ اصول تفسیر۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ منطق۔ فلسفہ۔ ریاضی ادب۔ علم توقیت۔ علم الفرائض صرف و نحو اور خطاطی شامل ہیں۔

علم و فضل

حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم ایک عظیم المرتبت عالم اور فقید المثال عارف تھے بڑے بڑے علماً اور مشائخ آپ کے علم و فضل کے معترف تھے آپ کی خدمتِ اقدس میں عقیدت مندانہ تشریف لاتے آپ کے تبحر علمی کو ہر مکتب کے علما نے تسلیم کیا ہے۔ آپ کو فتویٰ نویسی میں ید طولیٰ حاصل تھی۔ حضرت مفتی اعظم کے مرشدِ طریقت حضرت سید صادق علی شاہ کے پوتے حضرت مولانا منظور احمد صاحب علیہ الرحمہ نے ۱۹۶۱ء میں حضرت کی خدمت میں ساہیوال سے لاہور خط ارسال فرمایا اس کی تفصیل تذکرہ مظہر مسعود میں ہے یہاں صرف وہ القاب نقل کئے جاتے ہیں جو حضرت مولانا منظور احمد صاحب نے حضرت قبلہ عالم کے لئے ارشاد فرمائے جس سے حضرت قبلہ کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے ــــــ

نور حدیقۃ الشریعۃ، نور حدیقۃ الطریقۃ، لازالت شموس افاضۃ ساطعۃ و انہار افادتہ زاھرۃ، تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ[۱۲]

حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم وارث الانبیا تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی ارشاد فرماتے ہیں[۱۳]

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علماء، انبیاء کے وارث ہیں وہ علوم جو انبیاء علیہم السلام کے ہیں۔ دو قسم کے ہیں۔ ایک علم احکام دوسرا علم اسرار اور عالم وارث وہ ہے جس کو دونوں قسم کے علم حاصل ہوں نہ کہ وہ شخص کہ جس کو ایک ہی قسم

Marfat.com

کا علم حاصل ہوا اور دوسرا علم اس کو نہ ہو کہ یہ بات وراثت کے منافی ہے کیونکہ وارث کو مورث کے ہر ترکہ میں سے حصہ ملنا چاہیئے اور ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں ان علماء سے مراد وہ علماء وارث ہیں جو دونوں علوم سے حصہ رکھتے ہوں"

حضرت مفتی اعظم عالم ربانی تھے آپ کو اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے دونوں علوم میں سے حصہ عطا فرما کر انبیا کے وراثت علم میں سے حصّہ عطا فرمایا حضرت قبلہ عالم کے علم وفضل کا اندازہ آپ کی تصانیف سے لگایا جا سکتا ہے جس کا ذکر آگے کی سطور میں آئے گا یہاں صرف آپ کا وہ ارشاد نقل کیا جاتا ہے جو آپ نے تصوف کی جامع تعریف کرتے ہوئے فرمایا اس سے پہلے کہ حضرت قبلہ عالم کے ارشادات نقل کئے جائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طریقت کے جن اماموں نے تصوّف کی تعریف بیان کی ہے اس کو بھی نقل کیا جائے چنانچہ حضرت شمس بریلوی صاحب حضرت نظام الدین اولیاً محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی مشہور زمانہ کتاب فوائد الفواد کے مقدمہ میں تصوف کے اماموں کے حوالے سے تصوّف کی تعریفیں اس طرح فرماتے ہیں

ارشاداتِ اولیاء

۱۔ شیخ طریقت حضرت ذوالنون مصری (متوفی ۲۴۵ھ) سے جب دریافت کیا گیا کہ صوفیہ حضرات کون ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صوفیاء وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے خداوند تعالےٰ کو تمام چیزوں کو ترک کرکے اختیار کر لیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے ان کو مخلوق میں چن لیا ہے (بحوالہ تذکرۃ الاولیاء شیخ عطارؒ قدس سرہ)

۲۔ شیخ طریقت حضرت معروف کرخی قدس سرہ سے پوچھا گیا کہ تصوّف کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا، حقائق کا اختیار کرنا، حقائق پر گفتگو کرنا اور مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اس سے کنارہ کش ہونا تصوّف ہے۔

۳۔ سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی قدس سرہ نے تصوف کی تعریف اس طرح کی ہے:۔

"یہ راستہ طے کرنے کے لئے وہی راستہ موزوں اور مناسب ہے جو اپنے سیدھے ہاتھ میں

Marfat.com

قرآن مجید رکھتا ہو اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم اور ان دو چراغوں کی روشنی میں چلتا ہو تاکہ شبہ کے غار میں نہ گرے اور بدعت کی تاریکی میں نہ بھٹک جائے۔" (تذکرۃ الاولیا)

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:۔

"صوفی وہ ہے کہ اس کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب کی طرح سلیم ہو۔ دنیا کی دوستی سے سلامت یافتہ ہو اور خداوند تعالےٰ کے فرمان کا بجالانے والا ہو اس میں حضرت اسماعیل جیسی تسلیم ہو اور اس کا غم حضرت داؤد علیہ السلام کے غم کے مانند ہو اس میں حضرت عیسیٰؑ جیسا فقر ہو اور اس کا صبر صبر ایوبؑ کی طرح ہو اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا شوق رکھتا ہو اور مناجات و اخلاص کے وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند اس میں اخلاص ہو۔"

شیخ ابوسعید خراز قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"تصوف یہ ہے کہ اپنے مالک سے صفا کا تعلق رکھنا اور اس کے انوار سے پر ہونا اور اس کے ذکر سے لذت یاب ہونا۔"

شیخ سہل بن عبداللہ تستری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"کم کھانا اور خدا کی ذات سے سکون حاصل کرنا اور خلق خدا سے گریز کرنا تصوف ہے۔"

شیخ الطریقت حضرت ابوالحسن نوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

"تصوف آزادی، جوانمردی اور ترک تکلف و سخاوت کا نام ہے۔"

نیز یہ ارشاد فرمایا کہ:۔

"جو کچھ نفس کا نصیب ہے اس کا ترک کرنا محض حق کے لئے تصوف ہے۔"

"تصوف دنیا سے دشمنی اور مولا سے دوستی کا نام ہے۔"

شیخ ابو محمد ردیم قدس سرہٗ کا ارشاد ہے:۔

"تصوف تین خصائل پر مبنی ہے ـــــ فقر و تنگدستی کو اختیار کرنا، بذل و ایثار میں کمال پیدا کرنا اور اغراض و اختیار کو ترک کر دینا۔"

Marfat.com

شیخ سمنون محب قدس سرہ کا ارشاد ہے :-

"تصوف یہ ہے کہ کوئی چیز تیری ملک نہیں ہو اور نہ تو کسی کی ملک ہو"

شیخ ابو محمد مرتعش قدس سرہ نے تصوف کی تعریف اس طرح فرمائی ہے کہ :-

"تصوف حسن خلق کا نام ہے"

شیخ ابوالحسن بوشنجی قدس سرہ فرماتے ہیں :-

"کہ تصوف کوتاہی امل اور مداومت عمل کا نام ہے"

شیخ ابوبکر کتانی قدس سرہ فرماتے ہیں :-

"تصوف نام ہے جس میں خلق زیادہ ہو اور اس کو تصوف سے بہرہ وافر ملا ہو"

"تصوف صفوت اور مشاہدہ کا نام ہے"

حضرت مفتی اعظم ایک مکتوب شریف میں تصوف کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارساد فرماتے ہیں :-

۱۔ تصوف اصلاح خیال کا نام ہے جو کلمہ طیبہ کے پہلے جزو میں بیان فرمایا گیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی معبود نہیں، معبود اسے کہتے ہیں جس کی طرف ہمیشہ نظر رہے اور ہر امر میں اس کے احکام کو بجالائے۔ اور اس کے مخالف کی سختی کے ساتھ مخالفت کرے۔ اصل مخالفت کرنے والا شیطان اور آدمی کا نفس ہے، شیطان جو قسم کھا کر آیا ہے کہ میں ان کے دائیں بائیں، آگے پیچھے، ہر طرف سے بہکاؤں گا۔ اور بہت کم تیرے شکر گذار بندے ہوں گے چنانچہ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ الآیۃ میں اس کا بیان ہے، تو وہ کیسے اس میں چوک سکتا ہے؟ چنانچہ اس نے بڑے بڑے عابدوں کو جو اس کے داؤں میں آگیا اس کو تباہ کر کے چھوڑا، آدمی کے جسم میں خون کی طرح دوڑ جاتا ہے اور نہایت درجہ برے وسوسے ڈالتا ہے، مولیٰ تعالےٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ اس کی عداوت سے ڈرایا ہے، چنانچہ فرمایا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا یہ ہماری بدبختی ہے کہ اپنے مولیٰ کو جس نے ہمیں ہستی عطا فرما کر بے شمار عطیات سے سرفراز فرمایا۔ اس کے مقابلہ میں اس کے مخالف کی عبادت کرتے ہیں، پس اس سے بچنا ہمارا پہلا فرض ہے۔ یونہی نفس امارہ ہمارا دشمن ہے، یہ حب جاہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے، اس کا مقصود ہمہ تن سب پر برتری حاصل

Marfat.com

کرتا ہے، اور چاہتا ہے کہ تمام مخلوق میری محتاج اور میری فرماں بردار رہے۔ میرے مقابل اپنے مولا کی فرماں برداری نہ کرے۔ حدیث میں آیا ہے عاد نفساتک فانھا انتصبت بمعادانی، یعنی اپنے نفس کو دشمن رکھ کر وہ میری دشمنی میں کھڑا ہے ــــــ تو قلب کی خواہشات پر ہمیشہ غور کرنا چاہئے کہ یہ مرضی مولیٰ کے موافق ہے یا نہیں، اگر موافق ہے تو تعمیل کرے ورنہ بچے اور لاحول پڑھے، اس امر میں بہت کچھ بیان کرنا تھا لیکن میں صرف اتنے ہی بیان کو کافی سمجھتا ہوں، صدر صاحب یا ناظم صاحب اس کی تفصیل بیان کردیں گے اور عقل اس کی پیروی کرے گی۔

۲۔ المرء مع من احبّہ یعنی آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے، تو آدمی جس وقت تصوف میں قدم رکھتا ہے تو اس کی شان کائن و بائن ہوتی ہے۔ کہ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے، اور حقیقت میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ ــــــ یا یوں کہئے ظاہر میں خلق کے ساتھ ہے اور حقیقت میں اس سے جدا ــــــ علم پڑھتا ہے تو اس کے لئے پھر عمل کرتا ہے تو اس کے لئے، پھر اس میں اخلاص پیدا کرتا ہے کہ محض اس کی رضی چاہنے کے عمل کرتا ہے کہ اس عمل پر نہ جنت کا خواہشمند ہوتا ہے، نہ دوزخ کے خوف سے اس کا یہ عمل ہوتا ہے۔ نہ دارین کی کسی اور نعمت کی تمنا رکھنا بجز اس کے وصال اور اس کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے، اور دل کی محبت کا تعلق صرف اسی ذات وحدہٗ لا شریک سے ہوتا ہے ــــــ ماسوائے محبت کے تعلق ہوتا ہے تو ایسی محبت کے لگاؤ سے ہوتا ہے ــــــ برخلاف عوام کی اشیاء سے محبت کے، کہ وہ بھی ایک ہی ذات سے ہوتا ہے اور وہ اس کا نفس ہے۔ سب چیزوں کی محبت ــ اس کے اپنے نفس کی محبت کی فرع اور شاخ ہے ــ نفس کی محبت دور ہو جائے تو مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے انعام وایلام دونوں مساوی ہو جائیں گے۔ چنانچہ اولیاء اللہ کے واقعات سے یہ ثابت ہے لیکن یہ مقربین کا حال ہے، ابرار خوف وطمع سے نیکیاں کرتے ہیں، بلکہ مقربین پر بھی ایک حال آتا ہے کہ وہ بھی خوف وطمع سے عبادت کرتے ہیں لیکن ان کا خوف اس کے غضب سے ہوتا ہے اور طمع اس کی رضامندی کی ہوتی ہے۔ اس کی

Marfat.com

تفصیل بھی صدر وغیرہ کردیں گے۔

۳۔ آخرت کی نعمتوں کا حصول اور تقرب الٰہی کا مدار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری پر ہے، پس آپ کو چاہیئے کہ جہاں تک ہوسکے سنن نبوی کے علم اور اس پر عمل کی بھرپور کوشش کریں کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وعدہ واثق ہے کہ وہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب کرلے گا۔

سلسلہ بیعت

بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ قطب عالم حضرت سید امام علی شاہ صاحب اپنے فرزند دلبند حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کو اس خصوصی دعا سے سرفراز فرمائیں کہ جو تمہارے دامن سے وابستہ ہوں، ہمیشہ مقبول و مسرور ہوں ان کے دامن سے وابستہ ہونے والا ان کی خدمت اقدس میں مطلوب بن کر نہ جائے طالب بن کر جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سید صادق علی شاہ نے اپنے استاد محترم فقیہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود کے شاگرد و خلیفہ اجل حضرت شاہ رکن الدین علیہ الرحمہ کو دہلی خط تحریر فرمایا

"نہیں معلوم اس سال فقیر کی عمر وفا کرے یا نہ کرے آپ دہلی سے مولوی مظہر اللہ سلمہٗ کو اپنے ساتھ لیتے آئیں۔"

لہٰذا آپ اپنے جدِ امجد کے خلیفہ کے ہمراہ طالب بن کر نہیں بلکہ مطلوب بن کر مرید بن کر بلکہ مراد بن کر حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کی حریم ناز میں حاضر ہوئے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب نے اپنے مقصود و مطلوب اور اپنی مراد کو اپنے دستِ مبارک پر بیعت فرمایا اور ایک ہی توجہ میں وہ کچھ عطا فرمادیا جو برسوں کی ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت حضرت مفتی اعظم کی عمر شریف صرف تیرہ ۱۳ سال تھی۔ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب نے بیعتِ طریقت سے سرفراز فرمانے کے بعد اپنی اس امانت کو مزید روحانی تربیت کے لئے حضرت شاہ رکن الدین کے حوالہ کردیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ گوہر کی قیمت گوہر شناس ہی جانتا ہے۔

کہ ع گوہر سپرد ند بگوہر شناس

حضرت شاہ رکن الدین نے آپ کی روحانی تربیت فرمائی اور ہر چہار سلاسل میں اجازت و خلافت عطا فرمائی اور یوں حضرت مفتی اعظم ۱۷ سال کی عمر میں مسند مسعودیہ پر رونق افروز

Marfat.com

ہوئے اور تھوڑے ہی عرصے میں آپ کا سلسلہ ارشاد دور دور تک پھیل گیا یہاں یہ نقطہ قابل ذکر ہے کہ حضرت مفتی اعظم علوم ظاہری کی تکمیل سے پہلے علوم باطنی سے سرفراز کیے گئے۔

مرشد سے محبت

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

"دو چیزوں میں فرق نہیں آنا چاہیئے ایک ہر معاملہ میں سنت کی متابعت اور دوسری محبت شیخ "[۱۵]

حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم کی سیرت طیبہ ایک طرف اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ دار تھی تو دوسری طرف الفت مرشد سے عبارت تھی۔ حضرت قبلہ عالم کو اپنے مرشد کریم کی ظاہری صحبت صرف چند لمحے حاصل رہی لیکن ان چند لمحوں میں ہی حضرت سید صادق علی شاہ صاحب نے آپ کو وہ کچھ عطا فرما دیا جو برسوں کی ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد حاصل ہوتا ہے آپ نے حضرت قبلہ کو ایک ہی توجہ میں فنائیت کے اعلیٰ مقام پر فائز فرما دیا تھا۔ اگرچہ حضرت قبلہ کے مرشد کریم حضرت کو بیعت فرمانے کے ایک سال بعد وصال فرما گئے تھے لیکن باطنی طور پر آپ کی توجہ اور آپ کا تصرف عالم برزخ میں بھی جاری رہا حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ بعد مرنے کے ولی سے ولایت چھینی نہیں جاتی بلکہ اس کے تصرفات میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

حضرت قبلہ عالم کے مکتوبات اس بات کے شاہد ہیں کہ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب نے عالم برزخ سے اپنے مرید صادق یعنی اپنی مراد حضرت قبلہ عالم پر تصرفات فرمائے اور شرف ملاقات بخشا دلیل کے طور پر حضرت قبلہ وہ ارشاد نقل کیا جاتا ہے جو آپ نے اپنے مرید حکیم محمد عاقل صاحب چشتی سے فرمایا تھا آپ نے فرمایا ————

"اکثر حضرت سید صادق علی شاہ صاحب آتے ہیں وہ بھی تمہارے حالات بیان کر دیتے ہیں حکیم صاحب نے عرض کیا ان کا تو انتقال ہو گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ عالم برزخ میں ہیں "[۱۶]

مندرجہ بالا واقعہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کا باطنی تصرف

Marfat.com

بعد وصال نہ صرف حضرت قبلہ پر تھا بلکہ آپ کے مریدین پر بھی تھا ـــــ

محبّت الٰہی!

اللہ سبحانہ و تعالےٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :۔

"اللہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں (پ ۶ ع ۱۲)

حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی قدس سرہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ـــــ

در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجد

ایں طرفہ عجائب بین دریا بحباب اندر

حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم کا سینۂ مبارک گنجینۂ عشق و محبت تھا وہ ہر وقت اپنے مولا کی یاد میں مستغرق رہتا تھا آپ مقرب بارگاہ صمدیت تھے آپ نے اللہ سے اللہ کے لئے محبت کی اور اس آیت مبارکہ کے مطابق اللہ کے محبوب ہو گئے۔

(اللہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں، پ ۶ ع ۱۲)

حضرت مفتی اعظم ایک مرید کے نام ایک مکتوب گرامی میں ارشاد فرماتے ہیں :۔

"کیا اچھا ہو کہ اس کریم کی رضا پر نظر رکھتے ہوئے مجھ سے ملاقات کی تمنا بھی تمہارے دِل سے نکل جائے اور اس ایک ہی ذات کی ملاقات کا شوق پیدا ہو جائے" ـــــ

حضرت مفتی اعظم نے تمام صاحبزادگان کی طرف سے عمرہ کرایا تھا اس سلسلہ میں حضرت کے معلم عبید الرحمٰن نے سب کے نام دریافت کئے تو حضرت ذہن پر زور دینے کے باوجود کسی صاحبزادے کا نام نہ بتا سکے۔ محویت اور استغراق کا یہ عالم تھا کہ حضرت مفتی اعظم کے پیش نظر صرف اور صرف رب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ حضرت کی یہ کیفیت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کی زبانِ مبارک سے جاری ہونے والی اس بیت سے مناسبت رکھتی ہے۔

ہر لحظہ کے در شوقِ جمال تو شوم غرق

جز روئے تو در پیش نظر جلوہ کرے نیست

Marfat.com

عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :-

"اے محبوب واضح فرمادیجئے کہ اگر یہ اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر آپ کی اتباع کریں اللہ انھیں اپنا محبوب بنالے گا ۔ (پ۳ ع ۱۲)

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ آئینۂ جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ کی سیرت طیبہ کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جو اتباع سنتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے خالی ہو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوبوں میں حسین وجمیل وہی ہے کہ جس کی رگ رگ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرسبز ہو یہی وجہ ہے کہ حضرت مفتی اعظم اپنے آقا و مولا کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو آپ کو ساری دنیا کے دربار ہیچ نظر آتے ہیں۔ آپ شاہ سعود کے دعوت نامہ کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"جو شہنشاہ کونین کے دربار میں آیا ہے اسے کسی اور دربار میں جانے کی ضرورت نہیں"

صحابہ کرام نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف ظاہری سراپا دیکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کیا ہے اس کا علم صرف اور صرف اللہ کو ہے جس نے اپنے نور سے اپنے محبوب کے نور کو تخلیق فرمایا اور آئینۂ جمال احدیت بنایا اور یہ فرما کر اپنے محبوب کا باطنی سراپا بیان فرمایا کہ :-

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (تمہارے پاس آیا اللہ کی طرف سے ایک نور)

حضور سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ظاہری اور باطنی حسن وجمال اور کمالات میں سے اپنے محبوبوں کو حسبِ استعداد عطا فرمایا ہے۔ حضرت مفتی اعظم کا ظاہری و باطنی حسن وجمال اور علم وفضل اسی عطا کا حصہ ہے ——

عیدمیلاد النبی

حضرت مفتی اعظم جن کی سیرتِ طیبہ پر عشق مصطفیٰ صلی علیہ وسلم محیط تھا جب جمعۃ المبارک

Marfat.com

آتا نمازِ جمعہ کے بعد مجلس ہوتی تلاوتِ قرآنِ مجید کے بعد نعت خوانی ہوتی —— آپ پر ایک عجیب کیف و سرور کا عالم طاری ہو جاتا اسی طرح جب باعثِ فخر کائنات حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کا مہینہ آتا اور محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوتی تو حضرت کا کیف و سرور قابل دید ہوتا —— طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب تذکرہ مظہر مسعود میں محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ——

مجلسِ عید میلاد النبی جمعۃ المبارک کی محافل کے علاوہ ماہ ربیع الاوّل میں جشنِ ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تزک و احتشام سے منایا جاتا تھا —— اور کیوں نہ منایا جاتا کہ رب تبارک و تعالیٰ نے بعثت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر اظہارِ مسرت و شادمانی کا حکم فرمایا ہے :-

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ یونس)

(مومنین سے) فرمادیں کہ (آپ کی تشریف آوری) اللہ کے فضل و کرم اور رحمت خاصّہ سے ہے پس اس فضل و کرم (پر خوش و خرم ہوں) یہ (نعمت) ان نعمتوں سے کہیں بہتر ہے جس کو وہ جمع کرتے ہیں "

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مجلس حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے اس عشق و محبت کی جھلک تھی جو آپ کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تھا مسجد جامع فتحپوری میں نمازِ عشاء کے بعد جلسہ کا آغاز ہوتا، ہندوستان کے چیدہ اور سنجیدہ علماءِ کرام شرکت فرماتے مقررین کو خاص ہدایت تھی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن کے علاوہ کوئی بات بیان نہ کریں نہ کوئی بے راہ روی اختیار کریں، حقیقت یہ ہے کہ ایسی سنجیدہ اور متین محفل شاید ہندوستان کے کسی گوشہ میں منعقد نہ ہوتی ہوگی، یہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے چاہنے والے شریک ہوتے پھر دل آزادی کے کیا معنی ؟

ے نخچیرِ محبت کا قصہ نہیں طولانی
لطفِ خلشِ پیکاں آسودگیِ فتراک

Marfat.com

جب تقاریر کا آغاز ہوتا تو پوری مجلس پر سکوت طاری ہوتا۔ ساری رات یہ سلسلہ جاری رہتا، نماز فجر کی اذان سے قبل حاضرین مجلس جو تقریباً بیس پچیس ہزار کے قریب ہوتے تھے صلوٰۃ وسلام کے لئے کھڑے ہوجاتے اور چار نعت خواں ساتھ مل کر سلام پڑھتے' کیا سہانا وقت ہوتا' ولادت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی ان فضاؤں کی جھلک نظر آنے لگتی جو کبھی مکہ مکرمہ کے خوش قسمت مکینوں نے دیکھی ہوں گی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نعت خوانوں کی آواز پر قدسیان عرش بھی جھوم رہے ہیں اور یہ وہ وقت ہے جب محبوب حقیقی بھی اپنے محبوب فرشتوں اور محبوب بندوں کو ہمنوائی کا شرف عطا فرما رہا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ آیئے اس حیاتِ آفرین فضا کی سیر کریں۔

صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا ہوتی پھر فوراً ہی بعد نماز فجر کی اذان ہوجاتی' حاضرین مجلس نماز کی تیاری میں مصروف ہوجاتے' جب نماز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ آج یوم عید ہے' درحقیقت یوم عید تو یہی ہے کہ اس کے طفیل ہزار عیدیں نصیب ہوئی ہیں' اس کو فراموش کردینا بڑی محرومی اور احسان فراموشی ہے —— نماز کے فوراً ہی بعد صفوں کے درمیان شیرینی تقسیم کردی جاتی —— تقریباً دس من شیرینی تیار کی جاتی تھی اس طرح بغیر کسی شور و غوغا کے آسانی کے ساتھ ہزاروں حاضرین مجلس میں مٹھائی تقسیم ہوجاتی اس کے بعد مجلس ختم ہوجاتی —— صبح نو بجے سے غربا و امرا سب کو ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھلایا جاتا' تقریباً ۴۰ من کھانا تیار ہوتا' کھانے کا سلسلہ صبح ۱۰ بجے سے شام تین بجے تک تقریباً چھ گھنٹے جاری رہتا' ہزاروں انسان اس خوان یغما سے مستفیض ہوتے —— نماز ظہر کے بعد قرآن خوانی کا سلسلہ ہوتا' اس کے بعد کسی عالم کی تقریر ہوتی اور دعا پر یہ مختصر مجلس بھی ختم ہوجاتی ——

عبادات و ریاضات

اس سے پہلے کہ حضرت مفتی اعظم کی عبادات کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کروں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے کلمات طیبات

Marfat.com

کو نقل کیا جائے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مرشد کریم ابتدا ہی سے شان محبوبیت رکھتے ہیں :۔

" عادت الٰہی ہے کہ جب وہ اپنا محبوب بناتے ہیں تو بے آسرا کر دیتے ہیں شان محبوبیت اسی وقت نمایاں ہوتی ہے جب تمام آسرے ٹوٹ جاتے تھے اور وہ دست گیری فرماتا ہے "

حضرت مفتی اعظم بچپن ہی سے پابندی وقت کے ساتھ نماز کا اہتمام فرماتے تھے اور کیوں نہ فرمائیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں جب کہ نماز حضور کو محبوب ہے ــــــ

آپ نماز کا اہتمام قرآنی آداب کے ساتھ فرماتے صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے جب کہ جمعہ اور عیدین کے موقع پر خوشبو کا استعمال بھی فرماتے ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے اور خاص اہتمام سے نماز کے لئے تشریف لے جاتے ــــــ

نماز میں حضوری قلب اور محویت کا یہ عالم تھا کہ ایک عالم دین کے مطابق حضرت مفتی اعظم نے تیس پینتیس سال کے عرصے میں نماز کی امامت کرتے ہوئے کبھی سجدہ سہو نہیں فرمایا

اس سے پہلے کہ آپ کی نماز تہجد کا ذکر کیا جائے ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ کے دادا پیر حضرت سید امام علی شاہ صاحب کا وہ ارشاد پیش کروں جو آپ نے نماز تہجد کی ضمن میں فرمایا ہے :۔

" تہجد کی نماز سعادتِ ابدی اور افادات سرمدی کی کنجی ہے جو نمازِ تہجد پڑھتا ہے وہ دونوں جہان کی سعادت اور کونین کی فلاح حاصل کرتا ہے یہ نماز صدیقوں کے آنکھ کا نور اور عاشقوں کے دل کا سرور ہے " ؎

حضرت مفتی اعظم جن کے ہاتھوں میں افاداتِ سرمدی کی کنجی تھی جو صدیقوں کی آنکھ کا نور اور عاشقوں کے دل کا سرور تھے ۱۴ برس کی عمر سے وصال تک تقریباً ۰۷ برس نمازِ تہجد قضا نہیں فرمائی ۔

ماہ رمضان المبارک میں باوجود بے انتہا ضعف و نقاہت پورے روزے رکھنے کا اہتمام فرماتے۔ عمر شریف کے آخری حصہ میں جب کہ سن شریف اسّی سے متجاوز تھا بیحد کمزور

Marfat.com

اور لاغر ہوگئے تھے چلنا پھرنا مشکل تھا کبھی روزہ ترک نہیں فرمایا۔ رمضان المبارک آتا عجیب و غریب روحانی قوت مشاہدہ میں آتی آپ نہ صرف مکان شریف سے خود چل کر مسجد تشریف لاتے بلکہ بیس رکعت تراویح کھڑے ہو کر ادا فرماتے اور یہ سلسلہ پورے رمضان جاری رہتا۔

اتباعِ شریعت

حضرت مفتی اعظم نے اپنے مریدین کی تربیت کرتے ہوئے اتباعِ شریعت کا خاص خیال فرمایا آپ نے اپنے مریدوں کی تربیت چلّوں کے ذریعے نہیں مجاہدوں کے ذریعہ نہیں وظائف کے ذریعے نہیں بلکہ توجہ الی اللہ سے فرمائی ہے لہٰذا اتباع شریعت کی روشنی میں آپ نے جو ارشادات فرمائے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ "نماز میں سستی نہ کیا کرو انشاء اللہ سب کام درست ہو جائیں گے"۔ ۱۸

۲۔ "فرائض خداوندی کی ادائیگی میں کبھی غفلت نہ کرنا اور جہاں تک ہو سکے والدین کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا"۔ ۱۹

طمانیتِ قلب

حضرات انبیاء علیہ السلام میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عزیر نے اپنے اطمینان قلب کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے سوالات کئے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے ان محبوبوں کو مشاہدات سے سرفراز فرمایا لہٰذا جب یہ تینوں جلیل القدر پیغمبر مشاہدہ فرما چکے تو ان کو اطمینانِ قلب حاصل ہو گیا۔

اس کے برعکس ـــــ جانِ جاناں ایمانِ جہاں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس قدر اطمینان قلب حاصل تھا کہ وہ کبھی بھی کسی بھی لمحے اطمینان قلب کے طالب نہ ہوئے اور نہ ہی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا محتاج بنایا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج میں بلا کیف دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے قرآن حکیم اس بات کا شاہد ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خود طلب فرمایا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم طالب

Marfat.com

بن کر نہیں بلکہ مطلوب بن کر تشریف لے گئے وہاں اپنے مولا کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں حتیٰ کہ مَازَاغَ الْبَصَرُ مَا طَغیٰ کی کیفیت سے مشرف ہوئے۔

موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی!

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل علم عطا کیا گیا آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا اللہ سبحانہ تعالےٰ نے کل اٹھارہ ہزار عالم بنائے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین ہیں اس لئے کائنات کا کوئی ذرّہ ایسا نہیں کہ جس پر آپ کا تصرف نہ ہو یا کوئی شے آپ کے مشاہدہ سے باہر ہو۔ ایک طرف اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان کلی عطا فرمایا تو دوسری طرف حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کی توجہ معیتِ حق کی طرف مبذول کرائی ہے اور قرآن حکیم کے حوالے سے یہ بات واضح فرما دی کہ اگر تم اطمینان قلبی کے طلبگار ہو تو کسی بھی لمحہ اپنے مولیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو کہ اللہ کا ذکر ہی اطمینان قلبی کا باعث ہے۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان کلی کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا اور آپ کبھی بھی کسی بھی لمحہ بے اطمینانی کا شکار نہیں ہوئے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور وسیلے سے اطمینانِ قلب کی یہ دولت سینہ بہ سینہ حضرات اہل اللہ کو حاصل ہوئی یہی وجہ ہے کہ حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کی سیرتِ طیبہ کا ابتدا سے انتہا تک جائزہ لیا جائے تو اطمینانِ قلب کی یہ دولت جو آپ کو سرکار ابد قرار صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی تھی آپ کی سیرتِ طیبہ میں موجزن ہوتی نظر آئے گی۔

معرفت وسلوک

حضرت مفتی اعظم اپنے مریدین کو معرفت وسلوک کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

"۱۔ بڑی چیز توجہ الی اللہ ہے ریاضت و عبادت اس کے لئے معین ہیں لہٰذا اس میں کوشش کریں کہ وہ تعالےٰ شانہٗ ہمیشہ آپ کی نظر کے سامنے رہے اس کے ساتھ اسکی

Marfat.com

عنایات بے پایاں پر بھی نظر کرتے رہیں کہ یہ شے ازیاد محبت میں اعانت کرے اپنے اوقات کو نظام میں لائیں تاکہ ہر عمل اپنے وقت پر ظہور میں آتا رہے۔" ۲۰؎

۲۔ مرشد کی جانب توجہ رکھنے کو رابطہ کہتے ہیں اس کی ورزش راہ حق کے طے کرانے میں نہایت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے پختہ کار اپنے تمام احوال میں صاحب رابطہ کو اپنا وسیلہ جانتے رہتے ہیں اور یہ صحبت کے قائم مقام اپنا اثر دکھلاتی ہے"۔ ۲۱؎

تسلیم و رضا

حضرت مفتی اعظم تسلیم و رضا کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

۱۔ عزیز اس کی رضا بڑی دولت ہے یہ اس ہی کو نصیب ہوتی ہے جس کو وہ اپنا کر لیتے ہیں"۔ ۲۲؎

۲۔ عزیز حوادثات کو اگر اپنے محبوب حقیقی جل علا کی جانب سے ملاحظہ کرو تو ہرگز تمہیں کسی حادثہ پر افسوس نہ ہو کیا تم یہ چاہتے ہو وہ تعالٰے تمہاری تابعداری کرے اور اپنی مرضی کے خلاف تمہاری مرضی کے موافق کام کرے"۔ ۲۳؎

صبر و تحمل

حضرت مفتی اعظم اپنے ایک مرید کو صبر و تحمل کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

کل حیدرآباد سے تار آیا مولوی منظور احمد مرحوم انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ فرزند میری اولاد میں نہایت جلیل القدر عالم تھا ان کے اساتذہ کا بیان ہے کہ ہم نے طے کرلیا تھا کہ اگر اس کی عمر نے وفا کی تو شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے درجے کو پہنچے گا۔ بس ایسے لائق فرزند کی مفارقت سے تم سمجھ سکتے ہو کہ فقیر اپنے رب کریم کی رضا پر راضی ہے تم کو بھی صبر کرنا چاہیے۔ ہاں اس کو دعائے خیر اور ایصال ثواب سے فراموش نہ کریں"۔ ۲۴؎

Marfat.com

فکرِ عقبیٰ

حضرت قبلہ عالم پیکرِ تقویٰ تھے آپ اپنے مریدین کے نام مکاتیب گرامی میں فکرِ عقبیٰ کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

۱۔ حسن عاقبت کے لئے مولیٰ تعالےٰ سے دعا کریں اور ذکرِ الٰہی اپنے اوقات میں مشغول رکھیں کوئی سانس اس سے غافل نہ ہو۔ ۲۵؎

۲۔ تجارت کے ایام ہمیشہ یکساں نہیں رہتے کبھی چلتی ہے کبھی مندہ ہاں آخرت کی ہمیشہ چلتی ہے۔ انسان کی اس طرف توجہ ہونا لازمی ہے یہی تجارت دنیوی تجارت میں بھی ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ بس اس کی کوشش کریں۔ ۲۶؎

دین دُنیا کی بھلائی

حضرت مفتی اعظم اپنے مریدین کو دین و دنیا کی بھلائی کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

۱۔ جو لوگ دنیاوی فرائض سے گریزاں رہتے ہیں حقیقت میں وہ روح تصوف سے واقف نہیں اصل کمال یہ ہے کہ دنیوی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے اپنے مولیٰ کو کسی لمحہ فراموش نہ کیا جائے اس کی یاد تمام کاموں اور تمام یادوں پر محیط ہو۔ ۲۷؎

۲۔ دنیا کے جھگڑوں سے بے نیاز تو صرف ملائکہ ہیں جو فرماں بردار انسان سے کم مرتبہ رکھتے ہیں انسان کا مرتبہ اس ہی لئے زیادہ ہے کہ یہ دنیا کے بکھیڑوں میں پھنس کر عبادت الٰہی میں مصروف ہوتا ہے پس اس سے بے نیاز ہونے کا انتظار تو عبث ہے اس سے بے نیاز جب آپ ہوں گے تو آپ پر سے عبادت کا بار اُٹھ جائے گا پس دنیاوی بکھیڑوں میں پھنسنے کے باوجود عبادت میں کوشش کریں۔ ۲۸؎

Marfat.com

عاجزی وانکساری!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ میں عاجزی وانکساری موجزن تھی اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے جتنی رفعتیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں ہیں اتنی نہ کسی نبی کو عطا کی گئیں اور نہ ہی کسی نبی مُرسل کو عطا کی گئیں ـــــ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کے نعلین مبارک پھٹ جاتے تو آپ خود ہی مرمت فرمالیتے۔ جب تشریف فرما ہوتے تو غرور و نخوت کے ساتھ نہیں بلکہ انکساری کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ـــــ آپ کی تواضع وانکساری کا یہ عالم تھا کہ اپنے کپڑے خود صاف کرلیا کرتے تھے ـــــ آپ بکری کا دودھ خود دھو لیا کرتے تھے ـــــ چھوٹا بڑا جو بھی ملتا سلام میں پہل فرماتے ـــــ

حضرت قبلہ عالم ایک جلیل القدر عالم اور عارف تھے ـــــ اتباع سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی عاجزی وانکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ کبھی کبھی اپنے کمرہ کی خود جھاڑو دے لیا کرتے تھے ـــــ اپنی نعلین مبارک خود مرمت فرماتے ـــــ کبھی کبھی نفاست اور خوبصورتی کے ساتھ چارپائی بھی بن لیتے تھے ـــــ ۱۹۴۷ء میں فسادات کے دوران اپنا کھانا خود تیار فرماتے تھے ـــــ

مریدین اور مخلصین کے نام جو مکاتیب ہیں ان مکاتیب سے آپ کی عاجزی وانکساری کا پہلو اور بھی نمایاں ہوتا ہے ـــــ

۱۔ میرے عزیز انسان اس کے حاصل کرنے کی تمنا اور کوشش کرتا ہے جو اسے فائدہ پہنچائے مجھ نااہل کی ملاقات سے تمہیں کیا فائدہ پہنچے گا۔ ۲۹؎

۲۔ جو لوگ میری تعریف کرتے ہیں یہ ان کا حسن ظن ہے میں اپنے اعمال سے خوب واقف ہوں اس لئے مجھ سے اپنی تعریف نہیں ہوسکتی۔ ہاں دعا کردو۔ ۳۰؎

عفو و درگزر

حضور سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو معاف فرمایا طائف کے

Marfat.com

میدان میں آپ کے جسم مبارک کو لہولہان کیا گیا مگر آپ نے ان کے حق میں ہدایت کی دعا فرمائی ——— فتح مکہ کے بعد آپ نے عام معافی کا اعلان فرمایا اور یہاں تک فرمادیا آج کے دن آپ سب کو امان ہے اور جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا اس کو بھی امان ہے وہ حبشی جس نے حضرت ابوسفیان کی بیوی کے کہنے پر آپ کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا آپ نے اس کو معاف فرمادیا ———

اتباع سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم کے عفوو درگزر آپ کی سیرت طیبہ کا نمایاں پہلو تھا لہٰذا مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ———

۱۔ اس قدر زمانہ خط نہ لکھنے کی تم کو معافی دی جاتی ہے امید ہے کہ تم دعا میں یاد رکھتے ہوگے"۔ اسہ

۲۔ اول تو آپ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی اور ہوئی بھی ہو تو میں نے معاف کی اُمید ہے کہ تم بھی میری غلطیاں معاف کروگے"۔ ۳۲ہ

مُریدین پر شفقتْ

حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ العزیز مریدین پر نہایت درجہ شفقت اور رحمت فرماتے تھے لہٰذا ایک مکتوب گرامی میں ارشاد فرماتے ہیں :———

"مجھے تمہاری طرف سے ہرگز بھی رنج نہ پہنچا جب ہی تو کہتا ہوں کہ تم بھولے بہت ہو بال مجھے اس وقت ضرور رنج پہنچا جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ تمہیں اس کا رنج ہوا کہ کسی نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے اول تو مجھے یاد نہیں کہ کسی نے تمہاری شکایت کی ہے اور اگر کی بھی ہوتی تو کیا مجھے اپنے جیسا بھولا سمجھ لیا ہے کہ تمہاری برسوں کی خدمتیں ایک دم فراموش کردیتا"۔ ۳۳ہ

معمولاتِ مظہری

حضرت مفتی اعظم کے یومیہ معمولات کا آغاز نماز تہجد سے شروع ہوتا نماز فجر کے لئے

Marfat.com

مسجد تشریف لاتے جب تلاوت فرماتے تو ایسا گمان ہوتا کہ قرآن کریم آپ کے سینے پر نازل ہو رہا ہے ــــــ نماز کے بعد مکان تشریف لاتے معمولی ناشتہ فرماتے اس کے بعد اہل حاجات کی آمد کا سلسلہ شروع ہوتا جو گیارہ بجے دن ختم ہوتا اسی عرصے میں فتوؤں کے جوابات خطوط کے جوابات اور تعویذات تحریر فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنے صاحبزادوں اور شاگردوں کو علوم عربیہ کا درس دیتے ــــــ گیارہ بجے دوپہر کا کھانا تناول فرماتے ــــــ بس شوربا اور چپاتی۔ پھر مسجد تشریف لے جاتے وہاں اپنے حجرہ میں سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک گھنٹہ آرام فرماتے۔ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی ارشاد فرماتے ہیں دوپہر کو سنت کی نیت سے قیلولہ کرنا ہزار ہزار شب بیداریوں سے افضل ہے ــــــ ایک بجے بیدار ہوتے ــــــ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست مسجد میں ہوتی یہاں صرف ایک گھنٹہ تعویذات عنایت فرماتے فتوؤں کے جوابات خطوط کے جوابات اور اہل حاجات کے جوابات مرحمت فرماتے ساتھ ہی درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رہتا ــــــ نماز عصر کے بعد مکان تشریف لاتے عصر سے مغرب تک کا وقت چھوٹے بچوں کے لئے مخصوص تھا۔ نماز مغرب کے وقت مسجد تشریف لاتے پھر واپس دولت کدہ پر تشریف لاتے کھانا تناول فرماتے اس کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرماتے ــــــ نماز عشا کے لئے پھر مسجد تشریف لاتے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مکان شریف تشریف لاتے اور کافی دیر کتابوں کے مطالع کے بعد آرام فرماتے اور یوں حضرت مفتی اعظم کے یومیہ معمولات کا اختتام ہوتا گویا کوئی لمحہ بھی اپنے مولا کی یاد سے غافل نہیں ہوتا اور ہر وقت اور ہر لحظہ عبادات ریاضات میں مصروف عمل رہتے ــــــ

کراماتِ مظہری

اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کو معجزات اور حضرات اہل اللہ کو کرامات عطا فرمائیں ہیں معجزات اور کرامات ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ جن کو عقل تسلیم نہیں کرتی لیکن ایسے واقعات کو تسلیم کرنے کے لئے عقل کی نہیں بلکہ دل و ایمان کی ضرورت ہوتی ہے

Marfat.com

قرآن حکیم میں جو کچھ اس علیم و خبیر نے ارشاد فرمایا ہے وہ برحق ہے ـــــ اس خالق و باری کے کسی ارشاد میں کسی قسم کی شک شبہ کی کوئی گنجائش نہیں. اس ضمن میں قرآن کریم میں جن واقعات کو بیان کیا گیا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ "بنی اسرائیل کے ایک مقتول کا جب کہ گائے کے بعض اجزا اس پر مارے گئے. زندہ ہو جانا اور اپنے قاتل کا پتہ بتلانا" (پ ا ع ۹)

۲۔ "حضرت عزیر علیہ السلام کا انتقال کرجانا۔ اور آپ کے گدھے کا مرجانا اور سو سال کے بعد زندہ ہونا" (پ ۳ ع ۹)

۳۔ "حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندوں کو ذبح کرکے ان کے گوشت کو قیمہ بنا کر آپس میں خلط ملط کرنا اور تھوڑا تھوڑا حصہ متفرق پہاڑوں پر رکھ کر ان کو بلانا۔ اس پر سب کے اعضاء کا اصلی حالت پر آپس میں مل جانا اور پرندوں کا آپ کے پکارنے سے دوبارہ زندہ ہوجانا" (پ ۳ ع ۴)

۴۔ "اصحاب کہف کا تین سو نو برس تک غار میں سونا اور پھر اتنی مدت کے بعد بحالت ہوش و حواس و سلامتی بدن بیدار ہونا" (سورہ کہف پارہ ۱۵)

۵۔ "حضرت موسیٰ کی حضرت خضر سے رفاقت اور اس قصے کے محیرالعقول واقعات" (سورہ کہف)

۶۔ "حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی امت پر من (ترنجبین) اور سلویٰ (بٹیریں) کا آسمان سے نازل ہونا" (سورہ بقرہ، سورہ مائدہ)

۷۔ "حضرت موسیٰؑ کا اپنی قوم کے ساتھ دریا سے بسلامت گزر جانا اور فرعون اور اس قوم کا غرق اور ہلاک ہوجانا" (سورہ بقرہ، پارہ اوّل، رکوع ۶)

۸۔ "لوط علیہ السلام کی قوم پر زمین کا الٹ پڑنا اور اس طرح سے اُن کا ھلاک ہونا" (پ ۱۴ ع ۵)

۹۔ قوم ہود علیہ السلام کو تیز ہوا کے عذاب سے ہلاک کرنا" (پ ۲۷ ع ۸)

۱۰۔ قوم صالح علیہ السلام کو جبرئیل علیہ السلام کی چیخ کی ہیبت سے ہلاک ہونا" (پ ۱۲ ع ۶)

Marfat.com

۱۱۔ "حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کا نگل جانا اور تین یا زیادہ دنوں کے بعد اُگل دینا"۔
(پ ۱۷ ع ۶)

۱۲۔ "حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنّوں کا باوصف اجسامِ لطیفہ (ناری مادہ سے مخلوق) ہونے کے محرابیں اور تصویریں بنانا اور حوض کے برابر لگن اور نہ ہلنے والی دیگیں تیار کرنا"۔ (پ ۲۲ ع ۸)

۱۳۔ "ملکہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں عالمِ کتاب (یعنی آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان ع) کی دُعا سے پلک جھپکنے سے پہلے پہنچ جانا"۔ (پ ۱۹ ع ۱۸)

۱۴۔ "حضرت صالح علیہ السلام کی دُعا سے پتھر کے ٹیلے سے اونٹنی کا نکلنا اور اس کی کونچیں کاٹنے کے بعد اس کے بچہ کا پھر اس ٹیلے کے اندر چلا جانا"۔ (پ ع)

۱۵۔ "ابرہہ (شاہ یمن) کے لشکر کا ابابیل پرندوں کے پختہ کنکریاں برسانے سے ہلاک ہونا"۔ (پ ۳۰ سورہ ابابیل)

۱۶۔ "حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھایا جانا اور ہزاروں برس تک ان کا زندہ رکھنا"۔ (پ ۳ ع ۱۴ - پ ۶ ع ۲)

۱۷۔ "حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی جسم اطہر عنصری کے ساتھ معراج کے قصے میں بلند آسمانوں تک جانا۔ پھر وہاں سے سدرۃ المنتہٰی پر تشریف لے جانا اور پھر وہاں سے آگے مقام قاب قوسین تک آپ کا پہنچنا اور انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ملاقات کرنا اور ایسے لمبے سفر سے اتنی دیر میں لوٹ آنا کہ آپ کی خواب گاہ ابھی ٹھنڈی نہ ہونے پائی تھی اور دروازے کا کنڈا ہل رہا تھا"۔ (سورہ بنی اسرائیل النجم اور احادیث)

مندرجہ بالا واقعات میں سے ایک واقعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُمت کے وزیر حضرت آصف برخیا کا ہے کہ جنہیں کتاب الٰہی کا علم تھا اور انھوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا حکم پاتے ہی پلک جھپکنے سے پہلے ہی ملکہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی حریم ناز میں پیش کر دیا۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے اُمت کے وزیر جنہیں کتاب الٰہی کا علم تھا صاحب کرامت

Marfat.com

ہوسکتے ہیں تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمت کے ولی صاحب کرامت کیوں نہیں ہوسکتے کہ جن کے بارے میں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میری اُمت کے بعض ولی بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہیں"

۲۷ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے"

اللہ سبحانہٗ تعالٰے نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوبوں کی باطنی آنکھ میں عجیب و غریب قوت اور تاثیر عطا فرمائی ہے لہٰذا حضرت فاروقِ اعظم مدینہ سے ہزاروں میل دور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ہونے والی جنگ کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور یہ ارشاد فرما کر ان کی دستگیری فرماتے ہیں ——— "اے ساریہ پہاڑ کی اُوٹ میں ہو جا" ——— "اے ساریہ پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا" ——— "اے ساریہ پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا"۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم کی بعض کنیزیں بھی صاحب کرامت تھیں آپ کی ایک کنیز زائدہ کا ایک واقعہ مشہور ہے ———

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی نگاہِ مبارک لوح محفوظ تک پہنچتی ہے آپ ۱۴ شعبان المعظم کی رات اپنی اہلیہ سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اس شخص کا کیا عالم ہوگا کہ جس نے اپنا نام لوح محفوظ سے مٹتے ہوئے دیکھا ہے"

حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم کی نگاہِ باطن میں اللہ سبحانہٗ وتعالٰے نے عجیب و غریب قوت اور کمال عطا فرمایا تھا اس ضمن میں جو واقعات منظر عام پر آئے اس کی تفصیل تذکرہ "مظہر مسعود" میں موجود ہے۔ حضرت قبلہ نے کبھی اپنے کشف و کرامات کی طرف توجہ نہیں دی۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کا سینہ عشق نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے موجزن ہو اس سے بڑی کرامت اور کیا ہوگی ——— اس وقت آپ کی سب سے بڑی زندہ و تابندہ کرامت آپ کے فرزند دلبند شیخ دوراں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی صورت میں موجود ہے ———

Marfat.com

وصال

جس وقت جانِ جاناں ایمانِ جہاں حضور نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم پر نزع کی حالت طاری ہوئی اس وقت سرورِ کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سہارا دیئے ہوئے پس پشت بیٹھی تھیں ـــــ پانی کا پیالہ سرکار کے سرہانے رکھا ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔ چہرہ مبارک کبھی سرخ ہوتا کبھی زرد پڑجاتا تھا. زبان مبارک سے فرماتے تھے:ـــــ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ

اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے آپ کے ہاتھوں میں تازہ مسواک تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک پر نظر ڈالی تو حضرت عائشہ نے اپنے دانتوں سے مسواک کو نرم بنادیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی پھر ہاتھ کو بلند فرمایا اور زبانِ قدسی سے یہ فرماکر پردہ فرماگئے:ـــــ

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی

حضرت قبلہ عالم کی نظر مبارک شروع ہی سے رفیق اعلیٰ کی طرف تھی آپ فنائیت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے ہر وقت اپنے مولا سے واصل رہتے تھے ـــــ آپ نے کبھی بھی اللہ کے غیر کے ساتھ کوئی سروکار نہیں رکھا صرف اور صرف اپنے مولیٰ کی طرف نظر رکھی اور ساری زندگی سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی میں گزار دی اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے حضرت کے اس گمان کا جو حضرت کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ تھا ایسا صلہ عطا فرمایا کہ حضرت کو اپنے حبیب لبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اور متبرک مہینہ یعنی شعبان المعظم کی متبرک رات ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ کو بعد نماز عصر یعنی درمیان عصر مغرب جو قبولیت اور مقبولیت کا وقت ہے اپنا وصل عطا فرمایا اور حضرت کی یہ دعا قبول ہوئی ـــــ

ع درد فرقت میں تیرے اس زندگی کی شام ہو

Marfat.com

حضرت قبلہ عالم کی سیرت طیبہ کا مدار صرف اور صرف عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا آپ نے ساری زندگی اپنے آقا و مولیٰ کے ذکر میں گزار دی آپ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں اگر کوئی ذکر سننا پسند فرمایا تو وہ صرف اور صرف ذکر مصطفےٰ تھا اب عالم برزخ میں آپ کی روح مبارک اگر کوئی ذکر سننا پسند کرتی ہے تو وہ ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے دلیل کے طور پر ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے ــــــ

جامع مسجد آرام باغ کراچی میں حضرت کے وصال شریف یعنی ۱۹۶۶ء کے بعد ہر سال حضرت قبلہ عالم کے عرس شریف کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ ۱۹۷۱ء کے بعد سے حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب شیخ دوراں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ عرس شریف کی صدارت فرماتے ہیں حضرت قبلہ نے تقریباً ۶ سال قبل اپنے ایک فرزند طریقت کو خواب میں یہ ہدایت فرمائی کہ مسعود میاں سے کہنا کہ عرس شریف میں ہمارا ذکر نہ کیا جائے صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے ــــــ

حضرت قبلۂ عالم ایسے فنا فی الرسول تھے کہ عرس شریف میں اپنے ذکر کے بجائے ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت فرما رہے ہیں۔ سبحان اللہ!

اولادِ امجاد

حضرت قبلۂ عالم مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کی اولادِ امجاد کا تفصیلی ذکر تذکرہ مظہر مسعود میں موجود ہے ــــــ فرزندان گرامی میں سب کے سب عالم و فاضل تھے!

یہ حضرات وصال فرما چکے ہیں:۔

علامہ مفتی محمد مظفر احمد صاحب، علامہ مفتی محمد مشرف احمد صاحب، علامہ حافظ محمد احمد صاحب، علامہ محمد منور احمد صاحب اور علامہ محمد منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم ــــــ

اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ حضرت قبلہ عالم کے دو صاحبزادگان بقید حیات ہیں جن میں سے ایک عالم اسلام کے عظیم محقق شیخ دوراں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ روحانی پیشوا

Marfat.com

طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ پاکستان میں ہیں جب کہ دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب جن کو اپنے برادر بزرگ سے اجازت و خلافت حاصل ہے۔ دہلی میں درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ العزیز کے سجادہ نشین ہیں اور دہلی (بھارت) میں مقیم ہیں۔

حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نہ صرف ایک عارف کامل ہیں بلکہ آپ کا سینہ نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے معمور ہے آپ عالم اسلام کے عظیم محقق ہیں۔ آپ کی علمی اور تحقیقی خدمات کا ساری دنیا میں اعتراف کیا جاتا ہے مشرق و مغرب کے اکثر نامور محققین آپ کے در اقدس پر حاضر ہوتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں آج حضرت ممدوح جو کچھ ہیں یہ سب کا سب آپ کے والد ماجد اور پیر طریقت حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ العزیز کا فیضانِ نظر ہے ——— اس فیضان نظر کو دیکھتے ہوئے یہ شعر بے اختیار یاد آجاتا ہے ؎

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

۱۹۴۷ء میں حضرت ممدوح ابھی طالب علم ہی تھے کہ آپ بڑے بھائی حضرت مولانا منظور احمد صاحب کی تیمارداری کے سلسلہ میں حیدر آباد سندھ تشریف لائے جو ۱۹۴۷ء میں آچکے تھے آپ کے برادر بزرگ ۲۰ سال کی عمر میں اتنے زبردست عالم و فاضل تھے کہ آپ کے استاذ کا خیال تھا بلکہ انھوں نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ اگر ان کی عمر نے وفا کی تو یہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے مرتبہ کو پہنچیں گے۔ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمہ کو بھی اپنے اس جلیل القدر فرزند پر ناز تھا چنانچہ جب آپ کے یہ جلیل القدر فرزند رحمت حق سے پیوست ہوئے تو حضرت قبلہ عالم نے ایک تعزیتی خط کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"کل حیدر آباد سے تار آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ مولوی منظور احمد (مرحوم) انتقال کر گئے۔ یہ فرزند میری اولاد میں اپنے سب بھائیوں سے اونچے درجہ کا جلیل القدر عالم تھا اگرچہ اپنے تین بھائیوں سے چھوٹا تھا۔"

Marfat.com

اپنے برادر بزرگ کے انتقال کے بعد جب حضرت ممدوح نے دہلی خط ارسال فرمایا تو اس کے جواب میں حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمہ نے حضرت ممدوح کو اس بشارت سے سرفراز فرمایا:۔ ۱۳

"مرحوم کے ساتھ بڑی بڑی تمنائیں وابستہ تھیں اب ان کا رخ بھی تمہاری طرف ہوگیا ہے۔ مولیٰ تعالےٰ تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور مخلوق کو تمہاری دینی خدمت سے بہرہ ور کرے۔"

۱۹۵۳ء میں ایک مکتوب گرامی میں حضرت قبلہ عالم ارشاد فرماتے ہیں :۔

"مجھے امید ہے کہ اپنے بھائیوں سے سبقت لے جاؤ گے اور اپنے اجداد کا نمونہ ثابت ہوگے۔"

یہاں یہ نکتہ قابل غور ہے کہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب علیہ الرحمہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ فرزند اپنے سب بھائیوں میں جلیل القدر عالم تھا جب کہ حضرت ممدوح سے فرمایا اپنے سب بھائیوں سے سبقت لے جاؤ گے۔

حضرت ممدوح ۱۹۵۶ء میں اپنے والد ماجد حضرت قبلہ عالم کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اگرچہ آپ کی علمی خدمات کا آغاز ۱۹۴۹ء سے شروع ہو چکا تھا اور آپ کے پیر طریقت حضرت قبلہ عالم کی دعائیں بھی آپ کے ساتھ تھیں لیکن آپ کو علم و فضل اور روحانیت میں عروج حضرت قبلہ عالم سے بیعت فرمانے اور حضرت قبلہ عالم کے وصال کے بعد حاصل ہوا آپ کو علمی اور روحانی میدان میں جو عروج حاصل ہوا اس کو دیکھ کر سارا زمانہ محو حیرت رہ گیا۔

علم معرفت کا وہ خزانہ جو حضرات اہل اللہ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توسط سے سینہ بہ سینہ حاصل ہوتا رہا۔ حضرت قبلہ عالم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف کے خزانے میں سے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کے ذریعے براہ راست اور حضرت شاہ رکن الدین کی وساطت سے اپنے جد امجد اعلیٰ حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعود کے سینے کا علم حاصل ہوا۔ علوم و معارف کا وہ خزانہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیروں سے سینہ بہ سینہ آپ کو حاصل ہوا آپ نے اس خزانہ کو حسب استعداد اپنی اولاد امجاد مریدین

Marfat.com

مخلصین اور خلفاء و سفرا کو عطا فرمایا بالآخر یہ امانت جو آپ کو آپ کے پیروں سے حاصل ہوئی تھی ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ کی رات اپنے محبوب اور جلیل القدر فرزند طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کو عالم خواب میں اپنے سینے سے لگا کر آپ کے سینے میں منتقل فرمادی اور یوں علوم و معارف کے اس خزانے کو حاصل کرنے کے بعد جو آپ کو آپ کے والد ماجد اور پیر طریقت سے حاصل ہوا تھا آپ کو علم و فضل کے میدان میں وہ عروج حاصل ہوا کہ بس دیکھا کیجئے سارا زمانہ محو حیرت رہ گیا خصوصاً سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر آپ کی آفاقی تصنیف جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف دنیائے عشق و محبت میں بلکہ ساری دنیا میں ہلچل مچادی اور ایک تبصرہ نگار نے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو اس صدی میں ظاہر ہوا

حضرت ممدوح کے تفصیلی حالات "جہانِ مسعود" میں دیکھے جاسکتے ہیں جس کو پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی ہمشیرہ عزیزہ سندھ کی ایک باشرع خاتون محترمہ آر بی مظہری صاحبہ نے مرتب فرما کر نہ صرف تمام مظہریوں پر بلکہ عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند سے بلند فرمائے آمین ثم آمین ——— "جہان مسعود" کے علاوہ "منزل بہ منزل" کے عنوان سے جناب عبدالستار طاہر صاحب نے ایک سوانح مرتب کی ہے جو عنقریب شائع شائع ہوجائے گی جب کہ ایک بسیط سوانح "آئینۂ ایام" کے نام سے زیر ترتیب ہے جس میں محترمہ آر بی مظہری صاحبہ اور جناب عبدالستار طاہر صاحب کے علاوہ مختلف فضلاء شریک ہیں یہ بھی انشاء اللہ ۱۹۹۲ء تک منظر عام پر آجائے گی حضرت ممدوح کی بین الاقوامی سطح کی علمی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف کے طور پر PAKISTAN INTTELLECTO ALST FORUM کی طرف سے ایک پروقار تقریب میں، اکتوبر ۱۹۹۱ء کو کراچی میں گولڈ میڈل دیا جارہا ہے

مگر اصل اعزاز تو وہ ہے جو حق تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پہلے ہی عطا فرمادیا ہے ——— فللہ الحمد ———

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے خانوادہ عالیشان میں حضرت ممدوح کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے چند سال قبل جب حضرت ممدوح پنجاب کے دورے پر

Marfat.com

لاہور شریف لے گئے تو خانوادہ مجددیہ کے چشم وچراغ حضرت بدرالمشائخ فضل الرحمن مجددی علیہ الرحمہ نے ایک روحانی محفل میں اپنے دستِ مبارک سے سیاہ رنگ کا جبّہ شریف پہنایا۔

• حضرت ممدوح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے شیخ دوران ہیں ۱۹۷۰ء میں آپ کے جدامجد اعلیٰ حضرت فقیہہ الہند شاہ محمد مسعود قدس سرہ کے خلیفہ اجل حضرت شاہ رکن الدین قدس سرہٗ کے نامور فرزندِ دلبند قطبِ وقت حضرت علامہ شاہ محمد محمود الوری قدس سرہٗ نے آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپ کے بکثرت مریدین متوسلین مختلف علاقوں میں موجود ہیں آپ اپنے مریدین اور مخلصین کی تربیت اِتباع سنتِ نبوی کے ذریعے توجہ الی اللہ سے فرماتے ہیں
آپ کی سیرت و کردار کی خاص بات یہ ہے کہ ایک عالم ربانی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے باوجود آپ مجسم شرم وحیا ہیں ——— عاجزی وانکساری آپ کی سیرت و کردار میں موجزن ہے اور سب سے بڑھ کر آپ اتباع سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں کامل ہیں یہی آپ کی سب سے بڑی کرامت ہے ——— آپ کا مسلک صرف اور صرف یہ ہے کہ :-

ع کافی ہے بس اِک نسبتِ سلطانِ مدینہ!

حضرت ممدوح کے والد ماجد اور پیر طریقت حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ العزیز نے ۱۳۷۱ھ میں ایک انگشتری کندہ کرائی تھی جس پر آپ کا مبارک نام لکھا ہوا تھا ——— چند سال پہلے عرس شریف کے موقع پر حضرت قبلہ کے ایک شاگرد حافظ محمد سلیمان نے وہ انگشتری حضرت ممدوح کو عنایت فرمائی۔ موصوف خود حیران تھے کہ یہ انگشتری ان کے پاس کیسے آئی اس مبارک انگشتری کا تائید غیبی سے حضرت ممدوح کے پاس آنا عنایتِ مظہری نہیں تو پھر اور کیا ہے۔

حضرتِ ممدوح کے خلفاء پاک و ہند میں موجود ہیں۔ دین و مسلک اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

Marfat.com

مجددیہ مظہریہ کی اشاعت میں مصروف ہیں خلفار کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

۱۔ علامہ ڈاکٹر محمد سعید احمد (سجادہ نشین خانقاہ باقیہ دہلی)——

۲۔ علامہ مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وسجادہ نشین خانقاہ مظہریہ دہلی——

۳۔ علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری——
(مترجم کتب حدیث و محقق اہل سنت لاہور)

۴۔ مولانا جاوید اقبال مظہری کراچی——

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا فیض آپ کے عظیم المرتبت فرزند دلبند حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے ذریعے جاری ہے جس سے عالم اسلام استفادہ حاصل کر رہا ہے——

حضرت مخدوم زادہ ابو السرور محمد مسرور احمد صاحب حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دام برکاتہم العالیہ کے فرزند دل بند ہیں۔ آپ ابھی طالب علم ہیں جب کہ آثار سعادت رخ انور سے ظاہر ہیں—— آپ ظاہر و باطن میں اپنے جد امجد کے مظہر ہیں—— قرآن حکیم کی بڑی پُرکیف انداز میں تلاوت فرماتے ہیں تلاوت کرنے کا ملکہ آپ کو اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملا ہے۔ بزم ارباب طریقت کراچی کی ماہانہ محفلوں میں گاہے بہ گاہے شرکت فرماتے ہیں اور اپنے عارفانہ اور حکیمانہ خطاب سے سامعین کے قلوب کو منور فرماتے ہیں—— اپنے جد امجد حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کے اعراس کے موقع پر پابندی سے خطاب فرماتے ہیں——

حضرت مخدوم زادہ صاحب کی سیرت و کردار کا خاص امتیاز توجہ الی اللہ ہے—— تحمل و بردباری، عزت وجمت، عاجزی وانکساری، سخاوت و فیاضی، صبر و استقامت حضرت مخدوم زادہ صاحب کی سیرت و کردار کی بہت نمایاں خصوصیات ہیں، ایسے بہت سے واقعات منظر عام پر آئے جن سے آپ کی ان خصوصیات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے——

انشاء اللہ العزیز وہ وقت دور نہیں جب کہ حضرت مخدوم زادہ صاحب اپنے عظیم المرتبت جد امجد حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ اور اپنے والد ماجد حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا مظہر ثابت ہوں گے—— طریقت پناہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے دور جدید کے اس سیلاب عظیم میں اپنے فرزند دلبند کی جس طرح تربیت فرمائی ہے اس کو

Marfat.com

دیکھتے ہوئے یہ بے اختیار زبان پر آتا ہے کہ ؎

کمال و فضلِ پسر زیب و زینتِ پدر است
شود ز آب گہر نام ابرِ نیساں سبز

Marfat.com

خلفاء

حضرت مفتی اعظم قدس سرّہٗ العزیز کے متعدد خلفاء و سفراء تھے ـــــ جو ہند و پاک میں پھیلے ہوئے تھے جن کی تفصیل تذکرہ مظہر مسعود میں موجود ہے ـــــ یہاں صرف ان خلفاء کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں کہ جن کے نام معلوم ہو سکے ہیں:-

۱- مفسّر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد مظفر احمد صاحب علیہ الرحمہ؛

۲- حضرت مولانا مفتی محمد مشرف احمد صاحب علیہ الرحمہ،

۳- حضرت مولانا حافظ قاری محمد احمد صاحب علیہ الرحمہ۔

۴- حضرت مولانا قاری سیّد محمد حفیظ الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ۔
(سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ)

۵- حضرت مولانا مفتی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ)

۶- حضرت مولانا عبدالکریم چینوری علیہ الرحمہ۔

۷- حضرت مولانا مفتی محمد مقبول الرحمٰن صاحب سیوہارہ علیہ الرحمہ۔

۸- حضرت حکیم محمد عاقل صاحب۔

۹- حضرت مولانا سید ابوالکمال احمد ضیاء الدین کاظمی شمسی طہرانی۔

Marfat.com

کتابیات

تصانیف!

۱- ارکان دین مطبوعہ ہلالی پریس دہلی سنہ ۱۳۲۱ھ سنہ ۱۹۱۲ء

۲- مظہر الاخلاق مطبوعہ ہلالی پریس دہلی سنہ ۱۳۳۱ھ سنہ ۱۹۱۲ء

۳- مظہر العقائد مطبوعہ ہلالی پریس دہلی سنہ ۱۳۳۱ھ سنہ ۱۹۱۲ء

۴- کشف الحجاب عن مسلمۃ النبار والقباب مطبوعہ جنید پریس دہلی۔
تالیف ۱۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۴ھ - سنہ ۱۹۲۵ء۔

۵- تحقیق الحق مطبوعہ اعلیٰ پریس دہلی سنہ ۱۳۴۶ھ - سنہ ۱۹۲۶ء

۶- رسالہ در علم توقیت مؤلفہ سنہ ۱۳۵۰ھ - سنہ ۱۹۳۱ء (قلمی)

۷- موجودہ مصائب کا واحد علاج مطبوعہ جنید برقی پریس دہلی۔ سنہ ۱۳۵۸ھ - سنہ ۱۹۳۹ء

۸- خزینۃ الخیرات مطبوعہ اعلیٰ پریس دہلی سنہ ۱۳۶۷ھ - سنہ ۱۹۴۷ء

۹- انقا الحال فی رویۃ الہلال مطبوعہ جیّد برقی پریس دہلی۔
مؤلفہ ۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ - سنہ ۱۹۵۰ء

۱۰- فتویٰ رویت ہلال مطبوعہ جنید پریس دہلی سنہ ۱۳۷۸ھ - سنہ ۱۹۵۹ء

۱۱- فقد السبیل مطبوعہ اعلیٰ پریس دہلی سنہ ۱۳۷۹ھ - سنہ ۱۹۵۹ء

۱۲- شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مطبوعہ امپیریل پریس دہلی۔

اس کے علاوہ آپ کے فرزند دلبند حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے آپ کی جو کتابیں تصنیف / تالیف فرمائی ہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

۱- مظہر الاخلاق مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۶۸ء

Marfat.com

۲۔ ارکان دین مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۳۔ مکاتب مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۴۔ مواعظ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۵۔ تذکرہ مظہر مسعود مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۶۔ فتاوی مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء

۷۔ حیاتِ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء

۸۔ مظہر العقائد مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء

۹۔ شجرہ طیبہ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء

Marfat.com

حصّہ دوم

ملفوظاتِ مظہری

Marfat.com

ملفوظاتِ مظہری

(۱)

اپنے مالک اور مولیٰ کی طرف متوجہ رہیں اور لاحول اکثر پڑھتے رہیں اور صبح وشام درود شریف اور استغفار کا معمول رکھیں مولیٰ تعالیٰ سب آسان کرے گا۔
(مکاتیب مظہری، جلد اوّل مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۹ء ص ۱۲۱)

(۲)

حسنِ عاقبت کے لئے مولیٰ تعالیٰ سے دعا کریں اور ذکرِ الٰہی اپنے اوقات میں مشغول رکھیں کوئی سانس اس سے غافل نہ رہے۔ (ایضاً، ص ۱۲۱)

(۳)

جب تک خالص اُس کی جانب توجہ نہ کریں گے اور اس کے ہر فعل پر راضی نہ ہونگے اطمینانِ قلب میسر نہیں آسکتا۔ مولیٰ تعالیٰ کا ذکر ہی اطمنان قلب کا باعث ہے (ایضاً ص ۱۲۲)

(۴)

اپنے دادا پیر حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کے لئے کچھ منت مان لیں وہ تعالیٰ اس فکر سے بھی نجات عطا فرمائے گا۔ (ایضاً ص ۱۲۱)

(۵)

یہ بھی مولیٰ تعالیٰ کا بغایت درجہ احسان ہے کہ تمہیں دفتری کاموں کی پریشانیوں کے باوجود اپنی یاد میں مشغول رکھا ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۲)

(۶)

فقیر کے پاس ایسا کوئی عمل نہیں کہ جو اس پاک درگاہ میں قبولیت سے سرفراز ہو

Marfat.com

وہ کریم اپنے کرم سے قبول فرمائے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔ (ایضاً ۱۲۲)

⑦

وہ تعالیٰ العزیز کو بھی ہمیشہ بعافیت رکھے اور اپنے مقاصد صحیحہ میں کامیاب اور صراطِ مستقیم پر قائم رکھے (ایضاً ۱۲۳)

⑧

مولیٰ تعالیٰ آپ کو بھی دارین میں بعافیت رکھے اور وہ عطا کرے کہ جس کا خطرہ بھی تمھارے قلب میں نہ گزرتا ہو۔ (ص ۱۲۳)

⑨

ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری بہتری کس میں ہے وہ علام الغیوب خوب جانتا ہے بس اسی کے سپرد کرنا چاہیئے۔ (ایضاً ۱۲۳)

⑩

وہ تعالیٰ کشود فرمائے گا اور اسم ذات کا ذکر قلبی ہمیشہ جاری رکھیں اور کسی فقیر کا خیال کر کے مراقبہ بھی کریں اور قلب کی طرف دھیان رکھیں کہ مولیٰ تعالیٰ کا فیض قلب پر فقیر کے توسط سے آرہا ہے (ایضاً ۱۲۴)

⑪

دنیا کے معاملات چند روزہ ہیں آخر کام مولا تعالیٰ سے پڑنا ہے اس کے لئے سامان کریں۔ میں علیل ہوں ورنہ کچھ زیادہ لکھتا۔ (ایضاً ۱۲۴)

⑫

اپنے مولیٰ کے حضور استغفار کرنے کی بہتر حالت ضرورت ہے۔ درود شریف اور استغفار کو ہرگز نہ چھوڑیں۔ (ایضاً ۱۲۴)

⑬

تمہاری ملازمت کا مولیٰ تعالیٰ حسبِ منشا فیصلہ فرمائے کہ بندہ مجبور ہے قلب اسی قادر مطلق کے ہاتھ میں ہے جو اس سے رجوع ہوتا ہے اس کے حق میں بہتر

Marfat.com

کرتا ہے۔ (صفحہ ۱۲۵)

(۱۴)

مولیٰ تعالیٰ آپ کو مکروہات دنیوی سے محفوظ رکھے اور اس میں اور دینی امور میں ترقی عطا فرمائے۔ (ایضاً ص ۱۲۵)

(۱۵)

اپنے کام میں لگے رہیں اور امور دنیوی کی مصروفیت میں قلب کی طرف توجہ رکھیں اس سے غافل نہ ہوں تا نسبتِ نقشبندی کی چاشنی میسّر آئے۔ (ایضاً ص ۱۲۵)

(۱۶)

نامہ العزیز نے نہایت درجہ مسرور کیا وہ تعالیٰ تمہیں دارین میں ہمیشہ مسرور وبعافیت رکھے اور اپنی یاد میں مستغرق۔ (ایضاً ص ۱۲۵)

(۱۷)

جہاں تک ہوسکے قرآن کریم کی تلاوت اور فرائض کے علاوہ نوافل میں مشغول رہنا چاہیئے یا ذکرِ قلبی میں۔ (ص ۱۲۶)

(۱۸)

لڑکا اگر سعادت مند ہے اور دینی فرائض کا پابند ہے تو اس کی نسبت کو قبول کرلیں (ایضاً ص ۱۲۷)

(۱۹)

تمہارا یہ قول کہ میں رضائے الٰہی پر راضی ہوں بہت ہی بھلا معلوم ہوا وہ تعالیٰ تمہیں دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (ایضاً ص ۱۲۷)

(۲۰)

تم وہ نہ تھے جو جدا ہوتے لیکن مشیت ایزدی میں چارہ نہیں۔ تمہاری جدائی قلب کے لئے قلق کا باعث ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۷-۱۲۸)

(۲۱)

مولا تعالیٰ دو مشکلیں مسلمان پر واقع نہیں کرتا۔ یہاں کی مشکلات و یہاں کی نعمتوں

Marfat.com

کا سبب ہوتی ہیں جو لوگ یہاں کی مشکلات صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں قیامت میں جب اس کا ثواب دیکھیں گے تو حیرت کریں گے کہ ہمیں اس سے بھی زیادہ مشکلات میں کیوں نہ ڈالا گیا تاکہ ہم اس سے بھی زیادہ نعمتیں پاتے ہاں مگر شرط یہ ہے کہ اس کی اس ابتلا پر بھی خوشنودی ظاہر کی جاتی رہے یہ انبیاء کا ورثہ ہے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے۔

(ص ۱۲۹)

(۲۲)

جسم کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو روح کو تکلیف پہنچنا لابدی ہے مولیٰ تعالیٰ تمہاری ان پریشانیوں کو دور فرما کر اطمینان نصیب فرمائے۔ (ص ۱۳۰)

(۲۳)

میرے عزیز اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ رہیں وہ تعالیٰ کارسازِ حقیقی ہے۔ تمہارے سب کام درست ہو جائیں گے۔ (ص ۱۳۱)

(۲۴)

اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں جو مصائب اس وقت پیش آرہے ہیں قیامت میں جب اس کے عطایا دیکھو گے تو کہو گے مجھ پر اس سے بھی زیادہ اگر مصائب ہوتے تو میرے لئے زیادہ نفع بخش ہوتے۔ (ایضاً ص ۱۳۱)

(۲۵)

وہ قادرِ مطلق تمہیں دارین کی خوبیوں سے سرفراز فرمائے اور اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے (ایضاً ص ۱۳۱)

(۲۶)

تمہارے حالات پڑھ کر نہایت صدمہ ہوا میرے عزیز صبر کریں یہ مصائب عاقبت میں بڑی بڑی نعمتوں کا باعث ہوں گے۔ (ایضاً ص ۱۳۲)

(۲۷)

مولیٰ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہیں اسی سے اطمینانِ قلب آتا ہے ارزانی اور گرانی کی حکمتوں کو وہی بہتر جانتا ہے اس کے فرائض سے غفلت نہ چاہیئے۔ (ایضاً ص ۱۳۳)

Marfat.com

(۲۸)

رضائے الہٰی پر راضی تمہارے اخلاص نامہ سے ظاہر ہو کر نہایت میسر آئی وہ تعالیٰ تمہیں اس پر قائم رکھے اور اپنے خزانے سے تمہیں ظاہر اور باطن دولتیں نصیب فرمائے۔ (ایضاً ص ۱۳۴)

(۲۹)

کیا اچھا ہو کہ اس کریم کی رضا پر نظر رکھتے ہوئے مجھ سے ملاقات کی تمنا بھی تمہارے دل سے نکل جائے اور ایک ہی ذات کی ملاقات کا شوق پیدا ہو جائے۔ (ایضاً ص ۱۳۴)

(۳۰)

تمہارے محبت نامہ سے دل کو چین حاصل ہوتا ہے۔ تمہیں مولیٰ تعالیٰ لبافیت اور مقاصد میں کامیاب رکھے اور ہمیشہ ذکر الہٰی میں مصروفیت کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایضاً ص ۱۳۴)

(۳۱)

امام صاحب سے سلام عرض کر دیں میں اس قابل نہیں ہوں کہ کسی کے لئے تعویذ لکھوں خصوصاً شریعت کے حکم کے خلاف۔ (ایضاً ص ۱۳۵)

(۳۲)

وہ تعالیٰ تمہیں دارین میں خوشی اور مسرور رکھے لڑکی اور سعید احمد سلمہم کی شادی سے فارغ ہوگیا ہوں۔ دعا کرو جانبین شریعت کے موافق سلوک سے رہیں۔

(ایضاً ص ۱۳۵)

(۳۳)

یہ چند روز تم کو دیئے گئے ہیں کہ آخرت کا سامان کرلیں ورنہ پھر سوائے افسوس کے اور عذاب کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا فقیر کے لئے بھی حسنِ عاقبت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(ایضاً ص ۱۳۶)

Marfat.com

(۳۴)

دو رکعت بہ نیت استخارہ نفل پڑھ کر دعا کریں کہ الٰہی تو عالم الغیب ہے اگر رشتے ہمارے لئے دونوں جہان میں مبارک ہوں تو ان کو پورا فرما دے ورنہ کسی بہتر جگہ ان کا رشتہ کرا دے پھر اگر طبیعت راغب ہو تو رشتہ کر دیں انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہو گا۔ (ایضاً ص ۱۳۶)

(۳۵)

فرائض خداوندی کی ادائیگی میں کبھی غفلت نہ کرنا اور جہاں تک ہو سکے والد کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ (ایضاً ص ۱۴۰)

(۳۶)

حسن عاقبت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ فقیر کو سوائے دعا کے کسی شے کی ضرورت نہیں (ایضاً ص ۱۴۱)

(۳۷)

تجارت کے ایّام ہمیشہ یکساں نہیں، کبھی چلتی ہے کبھی مندہ۔ ہاں آخرت کی تجارت ہمیشہ چلتی ہے۔ (ایضاً ص ۱۴۱)

(۳۸)

اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے ہر وقت دل سے اللہ اللہ کہتے رہیں۔ (ایضاً ص ۱۴۳)

(۳۹)

مولیٰ تعالیٰ تمہیں بعافیت اور مکروہات دنیا سے بچائے۔ (ایضاً ص ۱۴۴)

(۴۰)

مولیٰ تعالےٰ جس حال میں رکھے اس پر صبر ہی کرنا ہماری سعادت مندی ہے ان حضرات کی اتباع کے لائق تو ہم کہاں جو نفس کی ہر تکلیف کو روح کے لئے راحت تصور کرتے تھے اور بجائے شکایت کے اس تعالےٰ کے کرم سے تعبیر کر کے اور اس پر خوش ہو کر شکر بجا لاتے تھے۔ (ایضاً ص ۱۴۷)

Marfat.com

(۴۱)

عزیز من تم راضی ہو یا ناراض ہو ہم نصیحت سے کبھی نہ چوکیں گے کہ تقاضائے محبت ہے جب تک آپ یہ دیکھیں کہ نصیحت کر رہا ہوں سمجھیں کہ یہ محبت کا اثر ہے اور نصیحت موقوف کر دوں تو سمجھ لینا کہ میں ناراض ہو گیا۔ (ایضاً ص ۱۴۸)

(۴۲)

اگرچہ یہاں سے طبیعت اکھڑ چکی ہے لیکن سوائے دیارِ محبوب کے اور کسی جا قیام پر طبیعت نہیں چاہتی۔ (ایضاً ص ۱۴۹)

(۴۳)

اس بے نیاز سے ملتجی ہوں کہ جب اس دولت حزن والم سے نوازا ہے تو اس پر صبر کی بھی توفیق عطا فرما کر اس کی جزا میں درجاتِ عالیہ سے سرفراز فرمائے۔ (ایضاً ص ۱۴۹)

(۴۴)

ہمہ وقت مولیٰ تعالیٰ کو حاضر و ناظر ملاحظہ کرنے کی کوشش میں لگے رہیں (ص ۱۵۲)

(۴۵)

اہل و عیال کی طرف خاص شفقت توجہ رہے کہ یہ باطن کی ترقی کے لئے نہایت درجہ معین ہے۔ (ایضاً ص ۱۵۲)

(۴۶)

مولوی مسعود اور مولوی سعید احمد کے نو وارین کا تہنیت نامہ پہنچا سب کو مبارک ہو اور نو وارین سعادت نصیب ہوں اور شریعت مطہرہ پر مولیٰ تعالےٰ پابند کرے۔ (ایضاً ص ۱۵۵)

(۴۷)

عزیز من فقیر اپنے احباب سے اس کی طمع رکھتا ہے کہ حقوق الٰہی اور حقوق عباد میں کمی نہ کریں اگر تمہاری اہلیہ تم کو بخوشی یہاں آنے کی اجازت دیتی ہیں تو تم تین استخارہ کرنے کے بعد یہاں آسکتے ہو۔ (ایضاً ص ۱۵۵)

Marfat.com

(۴۸)

محبّت کا معاملہ اطاعت شعاری پر ہے۔ (ایضاً ص ۱۵۸)

(۴۹)

جن دو مسلمانوں میں شکر رنجی ہو اس میں سے کسی کو دوسرے کی ایسی تحریر نہیں دکھانی چاہیئے جس سے اس کو رنج پہنچے۔ (ایضاً ص ۱۵۸)

(۵۰)

نا اہلوں کی محبت سے گریز کریں اور ان سے صرف ضرورت کے موافق کلام کریں دل سے ہمیشہ ذکر اسم ذات جاری رکھیں۔ (ایضاً ص ۱۵۹)

(۵۱)

نماز کی وقت کے ساتھ پابندی کا بھی خیال رکھیں بڑے حضرت رحمہم کے عرس کی خبر نہایت خوش کن ہوئی اس کے ساتھ حضرت جد امجد مولانا محمد مسعود شاہ صاحب کے لئے خصوصیت کے ساتھ ثواب ہدیہ کریں ان حضرات کی خوشنودی میری ہی خوشنودی ہے۔ (ایضاً ص ۱۵۹)

(۵۲)

اپنے دادا پیر حضرت صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو روزانہ ایصال ثواب کرتے رہیں سرکار اکرم کے عاشق بنے رہیں مولیٰ تعالےٰ ان کی شفاعت نصیب کرے۔ (ایضاً ص ۱۶۱)

(۵۳)

جن لوگوں کا مولیٰ تعالےٰ حامی نہیں ہوتا ان کو فقر کفر تک پہنچاتا ہے ورنہ فقر تو بڑے درجات پر پہنچا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پادشاہ کر دیتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۶۱)

(۵۴)

اپنے غصّہ کا دباؤ دوست دشمن ہر ایک سے اخلاق سے رہو اسے وظائف کی پابندی کرو اور اس منقلب القلوب کی طرف نظر رکھو انشاء اللہ تعالےٰ پھر ترقی

Marfat.com

نصیب ہوجائے گی (ایضاً ص ۱۶۳)

(۵۵)

مولا تعالے تمہارے معاملات و عبادات سنوارے تاکہ دارین کی خوبیوں سے سرفراز ہوتنگی کی حالت میں سرکارِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی معیشت نظر میں رکھیں پھر اس تعالے کی نعمتیں معلوم ہونگی اور اس حالت پر صبر نصیب ہوگا اور نعمتوں پر شکر کی توفیق ہوگی۔ (ایضاً ص ۱۶۴)

(۵۶)

آپ موافق مخالف ہر ایک سے کشادہ پیشانی سے ملیں کسی کو ایسی بات نہ کہیں جس سے اس کو رنج پہنچے۔ (ایضاً ص ۱۶۷)

(۵۷)

یہ وقت سب کے لئے ضروری ہے مولیٰ تعالےٰ ہمیں وہاں کے لئے سامان مہیا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ایضاً ص ۱۶۷)

(۵۸)

حسن عاقبت کے لئے دعا کرتا کہ آخرت میں پاک جارہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ فراق کا دغدغہ نہ رہے۔ (ایضاً ص ۱۶۸)

(۵۹)

بڑی چیز توجہ الی اللہ ہے ریاضت و عبادات اس کے معین ہیں۔ (ایضاً ص ۱۷۲)

(۶۰)

اپنے اوقات کو نظام میں لے آئیں تاکہ ہر عمل اپنے وقت پر ظہور آتا ہے (ص ۱۷۲)

(۶۱)

مرشد کی جانب توجہ رکھنے کو رابطہ کہتے ہیں اس کی ورزش راہ حق کے طے کرانے میں نہایت فائدہ مند ہوتی ہے پختہ کار اپنے تمام احوال میں صاحب رابطہ کو اپنا وسیلہ جانتے رہتے ہیں اور یہ محبت کے قائم مقام اپنا اثر دکھاتی ہے۔ (ایضاً ص ۱۷۲)

Marfat.com

(۶۲)

عزیز من زمین میں بیج ڈالنے کے بعد اگر لاپرواہی کی جاتی ہے تو بیج خراب ہو جاتا ہے پھر بار آور ہونا تو درکنار اس سے سبزہ بھی حاصل ہونا ناممکن ہے دنیوی مفروضہ امور کے بعد کچھ وقت اس کی نگہداشت میں بھی صرف کریں اور صالحین کی محبت اختیار کریں۔

(ایضاً ص ۱۷۳)

(۶۳)

میں وہی دعا کرتا ہوں جو اپنے لئے مناسب خیال کرتا ہوں کہ وہ واحد و یکتا ذات محبت کے علاقہ کے ماسوا تمام علائق کو مضمحل کردے (ایضاً ص ۱۷۳)

(۶۴)

تمہارے لئے ضبط کا اختیار کرنا خوب ہے کہ تسلیم رضائے الٰہی میں مضمر ہے (ایضاً ص ۱۷۳)

(۶۵)

تمہاری طرف سے اس کا فکر رہتا ہے کہ دنیا کی طرف تمہاری توجہ زیادہ پاتا ہوں وہ تعالےٰ آپ کو اپنی طرف توجہ کی لذت عطا فرمائے (ایضاً ص ۱۷۴)

(۶۶)

امتحان تو اسی شے کا ہے کہ اس تاریکی میں روشنی حاصل کریں کیا اندھیری رات میں روشنی حاصل نہیں کی جاتی۔ (ایضاً ص ۱۷۴)

(۶۷)

جس قدر ہو سکے صبح و شام درود شریف و استغفار پڑھنے کے بعد نفی اثبات یا اسم ذات کا اس طریق پر ذکر کریں جو شجرہ طیبہ میں بتلایا ہے۔ (ایضاً ص ۱۷۵)

(۶۸)

قرآن کریم کی تلاوت اور درود شریف و استغفار ایسی شے ہیں جس کے عامل کو مولیٰ تعالےٰ سے طلب کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

(ایضاً ص ۱۷۵)

Marfat.com

(۶۹)

فقیر عیل ہے حسن عاقبت کے لئے دعا کرو اور نماز میں اس تعالےٰ کا خیال رکھو دوزخ کے عذاب کو سامنے رکھو استغفار اپنے گناہوں کو یاد کرتے ہوئے پڑھا رو۔ (ایضاً ص ۱۷۶)

(۷۰)

عاقل وہی شخص ہے جو اپنے آخرت کے لئے سامان اکٹھا کرے۔ (ایضاً ص ۱۷۶)

(۷۱)

کار لائقہ یہ ہے کہ مکروہات سے بچیں اور دل سے اللہ اللہ کہتے رہیں یہ ذکر بھی بی دولت ہے اور نماز قضا نہ کریں (ایضاً ص ۱۷۷)

(۷۲)

اپنے دادا پیر سے جس قدر محبت بڑھائیں گے فائدہ پائیں گے۔ فقیر تو ان سے ملا دینے کا ایک واسطہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۸۷)

(۷۳)

دنیا سے نفرت فنائیت کا دروازہ ہے (ایضاً ص ۱۸۹)

(۷۴)

اغیار کی محبت سے جہاں تک ہو سکے احتراز کرنا چاہیئے۔ (ایضاً ص ۱۸۹)

(۷۵)

جو کام کریں محض اخلاص کے ساتھ محض رب سبحانہ تعالیٰ کے لئے (ایضاً ص ۱۸۹)

(۷۶)

جہاں تک ہو سکے ہر وقت طہارت پر رہیں (ایضاً ص ۱۸۹)

(۷۷)

قلب سے ذکر برابر جاری رکھیں اور قلب کی نگہداشت رکھیں اور رضائے الٰہی پر مضبوط رہیں غرض قلبی بیداری کی بہت ضرورت ہے۔ (ایضاً ص ۱۸۹)

Marfat.com

(۷۸)

حق تعالیٰ محبت اپنی طرف متوجہ رکھے یہ بندہ دوست ہے اپنے تئیں عاجز خیال
نہ قوت میں آنے کا نہایت عمدہ ذریعہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۹۰)

(۷۹)

اپنے بزرگان میں اتفاق پیدا کرنا نہایت عمدہ کام ہے ان کو سرکارِ اقدس
کی سنت پر قائم کریں۔ (ایضاً ص ۱۹۱)

(۸۰)

بیوی بچوں کے ساتھ جماعت قائم کرنا مبارک ہے مولیٰ تعالیٰ اور سرکارِ عالم
کی خوشنودی کا باعث ہے۔ (ایضاً ص ۱۹۱)

(۸۱)

بیشک جس کو سرکارِ عالم کی زیارت ہو جائے اس کو دوزخ سے کیا واسطہ (ایضاً)

(۸۲)

میرے عزیز دنیا کے چند روزہ آخرت کی تجارت کے لئے دیئے گئے ہیں اس میں ہی
ہمہ تن اپنی توجہ صرف کرنا چاہیئے (ایضاً ص ۱۹۳)

(۸۳)

جو فعل بھی کیا جائے اس میں اس تعالیٰ کی خوشنودی مدنظر رہے تاکہ ہمیشہ جہاں
رہنا ہے وہاں کام آئے۔ (ایضاً ص ۱۹۳)

(۸۴)

ہر کام میں نیت بخیر ہو مثلاً کھانا کھاتے وقت یہ نیت رہے کہ میں اس لئے
کھاتا ہوں کہ عبادت پر قوت حاصل ہو اور ہمیشہ اس کو حاضر دیکھتے رہو (ایضاً ص ۱۹۳)

(۸۵)

مجھے تمہاری قرآنِ کریم کی خدمت بہت ہی بہتر معلوم ہوتی ہے اس کے ساتھ
ذکر قلبی کو ہمیشہ قائم رکھو کہ ذکر والے کا مولیٰ ذکر کرتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۹۵)

Marfat.com

(۸۶)

تراویح میں قرآن پاک سنانے کی خبر سے مسرور ہوا مولیٰ تعالےٰ تمہیں ہمیشہ اس پر قائم رکھے یہ بڑی نعمت ہے۔ (ایضاً ص ۱۹۵)

(۸۷)

میرے عزیز اس بارگاہ لاابالی میں جو حیثیت تمہاری ہے وہی حیثیت فقیر کی بھی ہے ہم دونوں اس کے یکساں محتاج ہیں افسوس یہ ہے کہ ہمیں مانگنا نہیں آتا تمام ہوا اس سے پاک ہو کر اگر ہم طلب کریں تو وہاں نہ کچھ کمی ہے نہ اس کی ذاتِ مقدسہ کی بارگاہ میں بخل کی رسائی۔ (ایضاً ص ۱۹۷)

(۸۸)

میرے عزیز تم بہت ہی کمزور قلب کے واقع ہوئے ہو دنیا کے سوانح سے گھبرانا نہ چاہیئے وہ تعالےٰ انشاء اللہ تعالےٰ بہتر ہی کرے گا۔ (ایضاً ص ۱۹۸)

(۸۹)

یہ بزرگان دین کی جناب میں گستاخیوں کا نتیجہ ہے کہ اس سے ایمان جیسی نعمتِ عظمیٰ چھین لی جاتی ہے ہاں یہ مسلمانوں کے لئے سبق ہونا چاہیئے کہ جب ایسے واقعات سننے میں آئیں اپنے ایمان کو تازہ کرنا چاہیئے اور اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کو اس تعالیٰ کی سپردگی میں دے دینا چاہیئے کہ مولیٰ تعالےٰ ان کو میں تیری حفاظت میں دیتا ہوں۔

(ایضاً ص ۱۹۹)

(۹۰)

میرے عزیز ایک مسلمان کے لئے یہ دنیا مصائب ہی کی جگہ ہے مولیٰ تعالےٰ صبر عطا فرمائے پھر اس کا نفع بھی وہ میسر آئے گا کہ جس کا خیال پر شبہ بھی نہیں گزر سکتا (ص ۱۹۹)

(۹۱)

دوکان پر بند رکھنا نہایت ہی برا ہے توکل کر کے اس پر بیٹھنا ضروری ہے۔ وہ تعالےٰ غیب سے کوئی سامان پیدا کر ہی دے گا۔ (ایضاً ص ۲۰۰)

Marfat.com

(۹۲)

والدین کی خدمت بڑی دولت ہے اس خدمت میں نقصان نہ رہے گا ا
تمہارے کام بخوبی انجام پائیں گے ہمیشہ ان کی ناراضگی سے لرزاں و ترساں رہو
کہ ان کی ناراضگی موجب بدبختی ہے۔ (ایضاً ص ۲۰۲)

(۹۳)

مولیٰ تعالےٰ تمہیں اپنے ارادوں میں کامیاب فرمائے اور ہمیشہ گردش زمانہ
سے دور رکھے۔ (ایضاً ص ۲۰۲)

(۹۴)

مولوی مسعود سلمہم کا جواب صحیح ہے اور ان عالم کا اعتراض غلط بلکہ اکثر علماء
کے نزدیک تو غیر کفو سے بلا اجازت ولی نکاح ہوتا ہی نہیں (ایضاً ص ۲۰۴)

(۹۵)

صرف قلب سے اسم ذات اللہ کا ذکر بھی جس قدر ہو سکے کرتے رہو (ایضاً ص ۲۰۶)

(۹۶)

والدہ صاحبہ کی خدمت سے غافل نہ ہوں ان کو میرا سلام کہہ دیں ہمیشہ اپنے
قلب پر نظر رکھتے رہیں کہ اس تعالےٰ کا کرم نہ معلوم کس وقت ہو جائے اور جس وقت
دل میں کچھ سرور یا کچھ درد سا معلوم ہو اس وقت ضرور قلب کی طرف مولیٰ تعالےٰ کے
خیال کے ساتھ متوجہ رہیں۔ (ایضاً ص ۲۰۶)

(۹۷)

جہاں تک ہو سکے شریعت کے کسی امر میں خلاف نہ ہونے پائے (ایضاً ص ۲۰۷)

(۹۸)

تمہارے خط کے مضمون سے نہایت درجہ مسرت ہوئی مولیٰ تعالےٰ ان
خیالات میں اور ترقی عطا فرمائے جس پر اس تعالےٰ کا کرم ہوتا ہے اسی کو یہ بات
میسر آتی ہے۔ (ایضاً ص ۲۰۷)

Marfat.com

(۹۹)

تمہیں اپنے مولیٰ تعالے کا شکر گذار پایا ہوں اور یہی شے وہ ہے جس میں ترقیات مضمر ہے۔ (ایضاً ص ۲۰۸)

(۱۰۰)

اپنے مولیٰ تعالیٰ کی طرف توجہ تام رکھیں اور صبح و شام جس قدر ہو سکے استغفار اور درود شریف کا ورد رکھیں۔ (ایضاً ص ۲۰۹)

(۱۰۱)

فقیر کو تمہاری محبت اور دعا کافی ہے کسی اور شے کی اسے حاجت نہیں (ایضاً ص ۲۰۹)

(۱۰۲)

یہ جانے والے ہم سے غفلت کا پردہ ہٹاتے ہیں کہ اسی طرح یکایک تمہیں بھی اپنے مولا کے حضور حاضر ہونا ہے لہٰذا اس کا سامان کر لینا چاہیئے لیکن افسوس کہ جانے والے پر رنج والم تو کرتے ہیں لیکن زبانِ حال سے جو کہہ گیا ہے اس کو گویا سنتے ہی نہیں۔ (ایضاً ص ۲۱۰)

(۱۰۳)

اس کریم کی رضا کی تلاش میں رہنا بڑی دولت ہے وہ تعالے اپنے مخلص بندوں ہی کو نصیب فرماتا ہے تم کو یہ دولت نصیب ہوئی ہے یہی وہ شے ہے کہ جس سے صالحین بڑے بڑے مراتب پر فائز ہوتے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۱۰)

(۱۰۴)

مراقبات میں کوشاں رہیں کہ ترقی کا ذریعہ ہے اور ذکر قلبی کو ترقی دیں تاکہ اس تعالیٰ کی یاد ہر دم رہے۔ (ایضاً ص ۲۱۱)

(۱۰۵)

عورت کے دوسرے اقارب ہوں اس کے خاوند کا قبر میں اُتارنا بہتر نہیں شوہر کا رشتہ ٹوٹ گیا وہ اجنبی ہے عورت کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ (ایضاً ص ۲۱۳)

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

(۱۰۶)

اعتراف نا اہلیت نہایت قابل قدر شے ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ اعتراف ہی اہلیت کا مظہر ہے جو لوگ اپنے کو اہل خیال کرتے ہیں نا اہل ہیں۔ (ایضاً ص ۲۱۴)

(۱۰۷)

اوقات کو ضائع نہ کریں کہ ایک روز ایسا بھی آنے والا ہے جس میں آپ تمنا کریں گے کہ اتنی دیر کے لئے دنیا میں بھیج دیا جائے کہ سبحان اللہ کہہ آؤں مگر پھر کہاں یہ وقت ملتا ہے۔ (ایضاً ص ۲۱۵)

(۱۰۸)

آپ جب گھر میں داخل ہوا کریں تو خواہ کوئی ہو یا نہ ہو سلام کہہ دیں پھر والسلام علی رسول اللہ کہہ کر حضور پر سلام کریں اور پھر ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ لیا کریں انشاءاللہ تعالیٰ کشادگی میسر آجائے گی۔ (ایضاً ص ۲۱۵)

(۱۰۹)

نہ سمجھئے کہ دعا قبول نہیں ہوتی کہ اس میں حکم ربی کی تکذیب ہے وہ تو فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ دعا کی جائے اور قبول نہ ہو۔ (ایضاً ص ۲۱۶)

(۱۱۰)

اگر حقیقی معنی میں دعا کریں گے جو جتنی مشکلات ہیں سب دفع ہو جائیں گی (ایضاً ص ۲۱۶)

(۱۱۱)

اپنے دادا پیر حضرت صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالےٰ کے لئے ایصالِ ثواب کرتے رہیں اور ان سے علاقہ خاص پیدا کریں کہ ثمر ثمرات ہے۔ (ایضاً ص ۲۱۸)

(۱۱۲)

پڑھنے کے لئے تمہارے کلمہ طیبہ اور درود شریف اور استغفار اور قرآن کریم کافی ہے جس قدر ہو سکے ان کا ورد رکھو اور اپنے مولیٰ تعالےٰ پر نظر کامل رکھو۔ (ایضاً ص ۲۲۰)

Marfat.com

(۱۱۳)

مولیٰ تعالیٰ تمھیں بعافیت رکھے اور تمہارے بھائیوں میں اتفاق کسی کی برائی کے لئے دعا نہ کریں اگر کسی میں برائی دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں۔ (ایضاً ص ۲۲۰)

(۱۱۴)

مولیٰ تعالیٰ کے علم میں جو تمہارے لئے بہتر ہو اس کا ظہور ہو مولیٰ تعالیٰ بڑا قادر ہے وہی تمہارے کاموں کو درست فرمائے گا۔ ہماری طرف سے صرف دعا ہی ہو سکتی ہے۔ (ایضاً ص ۲۲۰)

(۱۱۵)

دینی امور میں مشورہ دیا جا سکتا ہے دنیوی امور میں دعا کافی ہے (ایضاً ص ۲۲۰)

(۱۱۶)

اللہ کے خوف سے ڈرو کہ اللہ کے رسول ایسی عورت پر غضب فرماتے ہیں جو عورت خاوند سے زبان چلاتی ہے ملائیکہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۲۳)

(۱۱۷)

مولیٰ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے رہو اور ہر حال میں اس کا شکریہ ادا کرتے رہو۔ (ایضاً ص ۲۲۳)

(۱۱۸)

ان تکالیف پر صبر کرو کہ ہر تکلیف پر مولیٰ تعالیٰ ثواب عطا فرماتا ہے آخرت میں ان تکالیف کا ثواب دیکھیں گے تو افسوس کریں گے کہ ہمارے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے تو آج اس کا بہتر ثواب دیکھتے اور یہ ثواب جب ملے گا جب تکلیف پر صبر کرو گے (ایضاً ص ۲۲۳)

(۱۱۹)

فقیر کے تصوّر سے جب تم ہر وقت ہم آغوش ہو تو ظاہری ملاقات کے لئے اتنی بے چینی کیوں ہے ہمیں دیکھو کتنے محبوبوں کو جدا کیے پڑے ہیں رضائے الٰہی پر راضی رہنے

Marfat.com

میں اگر کوئی نقصان ہے تو ضرور بے چینی ہوگی ورنہ جس قدر رضا پر پختگی ہوگی اسی قدر بے چینی بھی دور ہوگی پس اپنے مولا کی رضا پر جس قدر پختگی ہوسکے حاصل کیجئے اور اس کی جانب توجہ تامہ حاصل کیجئے۔
(ایضاً ص ۲۲۴)

(۱۲۰)

یہ سب کچھ بزرگوں کا صدقہ ہے ورنہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی مجھے اپنے سے یقیناً بہتر نظر آتا ہے۔
(ایضاً ص ۲۲۵)

(۱۲۱)

مولیٰ تعالےٰ تمہاری تمام آرزویں برلاوے اور اپنی محبت خالصہ سے سرفراز فرمائے۔
(ایضاً ص ۲۲۵)

(۱۲۲)

اس وقت آپ کے قلب میں اچھی صلاحیت پیدا ہوگئی ہے اس کو اس محبوبِ حقیقی کی جانب متوجہ کریں جو ہر صفتِ کمال میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ (ایضاً ص ۲۲۶)

(۱۲۳)

کسی کی جانب عشق کا پیدا ہونا اس کی کسی صفت کمال ہی کی وجہ سے تو ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ اس سے کوئی نفع پہنچتا ہے پھر ان دونوں امروں میں اس جل وعلا کا کون ہمسر ہے۔
(ایضاً ص ۲۲۶)

(۱۲۴)

تم کو چاہیئے کہ ہمیشہ متوجہ الی اللہ رہیں ہر وقت قلب کی نگہداشت رکھیں دنیا کی راحت چند روزہ ہے اور راحتِ عقبیٰ دائم۔
(ایضاً ص ۲۲۶)

(۱۲۵)

پس جس کام کے لئے قدم اٹھاؤ اس تعالےٰ کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے اٹھاؤ ذکرِ قلبی کے اندر ہی کچھ وقت صرف کرتے رہو میری محبت کی ترقی اگر چاہتے ہو تو اس ہی میں مضمر ہے۔
(ایضاً ص ۲۲۶)

Marfat.com

(۱۲۶)

میرا بار بار تم کو تاکید کرنا کہ والد کی جائز فرماں برداری سے کبھی منہ نہ پھیرنا وہ جس قدر بھی ناراض ہوں اس کا خیال نہ کرنا ان کی خدمت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھنا۔ (ایضاً ص ۲۲۸)

(۱۲۷)

اہلِ اللہ کی محبت ہی آخرت اور دنیا میں کام آنے والی ہے (ایضاً ص ۲۳۰)

(۱۲۸)

بزرگانِ دین کے ساتھ اگر محبت کامل رہی تو انشاء اللہ خاتمہ بخیر ہوگا (ایضاً ص ۲۳)

(۱۲۹)

اس بے نیاز کی طرف ہمیشہ توجہ رکھنے کی سخت ضرورت ہے نیز اپنی زوجہ کے ساتھ بہتر علاقہ رکھیں اس میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے یا کوئی اور دوسری بات ہے بہر حال جو کمی دیکھیں اسے پورا کریں۔ (ایضاً ص ۲۳۱)

(۱۳۰)

مولیٰ تعالےٰ سے اپنا تعلق ایسا قائم کریں کہ کوئی لمحہ اس سے غفلت میں نہ گزرے سعادت انسان اسی میں ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۱)

(۱۳۱)

دوسروں کے پاس دنیوی اسباب دیکھ کر رشک نہ کریں کہ ان کو قیام نہیں رشک کرنے کے لئے وہ زیادہ مستحق ہیں جو دینی اسباب کا انبار جمع کر رہے ہیں۔ (ص ۲۳۲ ایضاً)

(۱۳۲)

وہ لوگ جو تحصیل دنیا میں منہمک ہیں ان کے متعلق تو یہ سمجھو کہ ان کی طرف ان کے مولیٰ کی نظر رحمت نہیں ایک کسوٹی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس پر مولیٰ تعالےٰ کا کرم ہے (ایضاً ص ۲۳۲)

(۱۳۳)

میاں وغیرہ سے کہہ دیں کہ اس طرف سے تمہیں اجازت ہے جس کے چاہو مرید ہو جاؤ

Marfat.com

فقیر تو یقیناً محض نا اہل ہے لیکن فقیر کے واسطے سے جس ذات والاصفات کا تمہارے ہاتھ میں دامن آگیا ہے اس کا ہاتھ سے نکل جانا تمہارے لئے بُرا ہو گا (ایضاً ص ۲۳۲)

(۱۳۴)

جو کام کرو محض اس مالک کے لئے کرو تو پھر تمہارا کھانا پینا بیوی بچوں کے ساتھ مشغولی سب ثواب ہی ثواب ہو گی۔ گناہ کا اس میں شائبہ بھی نہ ہو گا۔ (ایضاً ص ۲۳۲)

(۱۳۵)

اپنے سب کام اور اعمال و ایمان اس تعالےٰ کی سپردگی میں دیں اور اس سے عافیت کے سائل رہیں وہی مدبر الامور ہے سب کام درست ہو جائیں گے وہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہماری کس امر میں بہتری ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۳)

(۱۳۶)

محبت کسی سے محض توجہ اللہ ہونی مثمر سعادت ہے ہرگز کسی فائدے کی وجہ سے نہ ہونی چاہیئے۔ (ایضاً ص ۲۳۳)

(۱۳۷)

فقیر بخیریت ہے البتہ علیل رہتا ہے دعا کرتے رہیں۔ فقیر کے متعلق جو کچھ تحریر کیا وہ محض تمہارا حسنِ ظن ہے ورنہ حقیقت سے بہت دور ہے ہاں تمہارے لئے اتنا ضرور ہے کہ اپنے خیال میں دوسرے اشیاخ سے بہتر سمجھو اگرچہ حقیقت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔
(ایضاً ص ۲۳۲)

(۱۳۸)

میرا دل تمام احباب سے صاف ہے لیکن نازیبا افعال سے بہت مکدر ہوتا ہے فقیر نصیحتاً کچھ لکھ دیتا ہے کچھ ملال نہ گزرا اور نصیحت قبول کر لی تو خوش ہو جاتا ہے ورنہ کدورت باقی رہتی ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۴)

(۱۳۹)

جہاں تک ہو سکے بھائیوں میں اتفاق کی کوشش کریں اور لاحول کی ایک تسبیح

Marfat.com

صبح وشام پڑھ لیا کریں۔ (ایضاً ص ۲۳۴)

(۱۴۰)

حسنِ عاقبت کے لئے عرض ہے ہم دونوں کا بلکہ سب اہل سنت کو مولیٰ تعالےٰ اپنی رحمت میں لے لے۔ (ایضاً ص ۲۳۷)

(۱۴۱)

ایک وقت تو ایسا ہو جائے گا جس میں برادرانِ طریقت ایک جگہ جمع ہوں اور ایک دوسرے سے تقویتِ ظاہری اور باطنی پہنچے۔ (ایضاً ص ۲۴۰)

(۱۴۲)

میرے عزیز کاروبار دنیوی وہاں کام آنے والے نہیں ایسے کاموں کے لئے بھی کافی وقت رکھیں جو کام آنے والے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۴۰)

(۱۴۳)

جو شخص بزرگان دین کی جناب میں گستاخی کرتا ہے فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ واجب الاعادہ۔ (ایضاً ص ۲۴۱)

(۱۴۴)

مزامیر کے ساتھ قوالی جائز نہیں کوئی تصوف کی کتاب لیں اس کا مطالعہ کریں اپنے گناہوں پر نظر رکھیں ہوئے اس کریم کے انعامات پر فکر کریں قوالی سے زائد اس میں لذت آئے گی۔ (ایضاً ص ۲۴۲)

(۱۴۵)

تعویزات سے اگر کچھ ملے تو تمہارے لئے مباح ہے جس مصرف میں چاہو خرچ کرسکتے ہو ہاں اگر یہ گمان ہو کہ اس کا پیسہ ناپاک طریقے سے حاصل ہوا ہے اس کو استعمال میں نہ لاؤ کسی غریب کو دے دو۔ (ایضاً ص ۲۴۳)

(۱۴۶)

ایسا امام جو تنخواہ کا مطالبہ کرتا ہے وہ شرعاً اجیر ہے البتہ وہ امام جو مطالبہ نہ

Marfat.com

کرے اور بطریق نذرانہ اس کو دیا جائے تو خاموش رہے وہ اجیر نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۲۴۵)

(۱۴۷)

میں پھر ہدایت کرتا ہوں کہ اصلاح کی کوشش کرو، وہ کیسا ہی ہے لیکن پھر تمہارا بھائی ہے اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرو۔ (ایضاً ص ۲۴۵)

(۱۴۸)

میرے عزیز ہمیں اور تمہیں ہمیشہ دنیا میں رہنا نہیں ہے تعجب ہے کہ ہم اپنے نفقہ میں تو زیادہ کوشش کرتے ہیں حالانکہ اس کا ذمہ خود مولیٰ تعالےٰ نے لیا ہوا ہے لیکن جس کا ہم سے مطالبہ ہے شریعت پر پابندی کا، اس کا ہم کو عشر عشیر بھی خیال نہیں ہم پر بیوی بچوں کا حق ہے اگر ہم اس میں لاپرواہی کریں گے تو قیامت میں سخت باز پرس ہوگی۔ غرض دین کی طرف سے چست رہنا چاہیئے اور کچھ صدقات دیتے رہیں تاکہ مولیٰ تعالےٰ تمہیں مکروہات سے بچائے (ایضاً ص ۲۵۳)

(۱۴۹)

سب سے بڑا وظیفہ حل مشکلات کے لئے یہ ہے کہ اپنے سلسلے کے بزرگوں سے محبت پیدا کریں ان کے لئے کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے رہیں خصوصاً اپنے دادا پیر حضرت صادق علے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو۔ (ایضاً ص ۲۵۴)

(۱۵۰)

تمہارے حالات بہت بہتر ہیں مولیٰ تعالےٰ کا شکر کرتے رہیں اور سبحان اللہ و بحمدہ کی کم از کم ایک تسبیح اپنے وظائف میں داخل کرلو۔ (ایضاً ص ۲۵۶)

(۱۵۱)

قلب کی جانب اکثر توجہ رکھیں کہ اس کریم کے کرم کا کوئی وقت مقرر نہیں نہ معلوم کس وقت کرم ہوجائے اور تم بے خبر رہو۔ (ایضاً ص ۲۵۷)

(۱۵۲)

اپنے ہر حال میں مرشد کی جانب توجہ رکھنے کو رابطہ کہتے ہیں راہ حق طے کرنے لئے

Marfat.com

دو چیزوں کی نہایت درجہ ضرورت ہے اوّل ہر کام میں شریعت حقہ کی رعایت دوسرے رابطہ میں قوت۔ (ایضاً ص ۲۵۷)

(۱۵۳)

حقیقت یہ ہے مرحوم کی وفات حسرت آیات نے جس قدر اعزہ اور احباب کو رنج والم پہنچایا ہے وہ بہت زائد ہے ایسے قابل و متقی شخص کا الم حیوانات تک کو ہوتا ہے (ایضاً ص ۲۵۷)

(۱۵۴)

جس کی بھی تمنا ہو اس کو اسی کی ذات میں جلوہ افگن دیکھے۔ (ایضاً ص ۲۵۸)

(۱۵۵)

سید صاحب صحیح فرماتے ہیں سود کے معاملے میں ہر قسم کی اعانت حرام ہے (ص ۲۵

(۱۵۶)

حقیقت یہ ہے کہ اس قادر مطلق پر صحیح بھروسہ کر لیا جائے تو وہ یونہی کامیاب فرما دیتے ہیں اپنا تعلق صحیح ہونا چاہیئے۔ (ایضاً ص ۲۵۸)

(۱۵۷)

تبادلے کے متعلق مشیت ایزدی پر نظر رکھیں اور اپنی بہتری کی دعا کرتے رہیں ہم کو نہیں معلوم کہ کس میں ہماری بہتری ہے۔ (ایضاً ص ۲۵۸)

(۱۵۸)

رضائے الٰہی پر راضی رہنا بڑی شے ہے وہ کیفیت حاصل کرو کہ اپنی تمنا ہی کوئی نہ رہے۔ (ایضاً ص ۲۵۹)

(۱۵۹)

میرے عزیز ہمیں کیا معلوم کہ ہماری بہتری کس میں ہے پس ہمیں تو اس پر خیال نہ کرنا چاہیئے کہ ایسا کیوں ہوا اور ہمارے گردشِ ایام ابھی جاری ہیں ہاں اس سے عافیت کی طلب ہمیشہ رہے۔ (ایضاً ص ۲۶۰)

Marfat.com

(۱۶۰)

کبھی کبھی حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالٰے کے حضور بھی حاضر ہو جایا کرو کہ اس زمانے میں بعض زندہ درویشوں کی صحبت سے ان کی صحبت بدرجہا مفید ہے (ایضاً ص ۲۶۰)

(۱۶۱)

قلب کی جلا کے لئے تو ایک ہی عمل کارگر ہے کہ اس نور انوار جل و علا کی ہمسائیگی میں رکھا جائے اور خس و خاشاک معاصی سے صاف کر کے اس کے حبیب لبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مسکن بنایا جائے۔ (ایضاً ص ۲۶۱)

(۱۶۲)

یہ احقر زادے اپنے مولائے کریم کے خواص سے تھے تم بہت اچھا کرتے ہو کہ ان کو ایصالِ ثواب کرتے رہتے ہو۔ (ایضاً ص ۲۶۱)

(۱۶۳)

عزیز من درویشوں کی محبت بہت بہتر ہے صرف پیر سے بے رغبت نہ ہونا چاہیئے اور جہاں سے کچھ فائدہ ہو پیر کی طرف سے سمجھنا چاہیئے۔ (ایضاً ص ۲۶۴)

(۱۶۴)

وہ فیاض مطلق تمہیں فنا فی اللہ کے مرتبہ پر پہنچانے ہمیشہ اس کی طرف توجہ اور اس کی نعمتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس سے محبت شدید حاصل ہو خیالات فاسدہ کے دور کرنے کے لئے بھی نسخہ مجرب ہے۔ (ایضاً ص ۲۶۵)

(۱۶۵)

اہل و عیال کے ساتھ وہ طریقہ رکھیں جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ یہ بھی ترقی کا موید ہو گا۔ (ایضاً ص ۲۶۶)

(۱۶۶)

کسی درویش کی صحبت میں بیٹھنے سے پہلے اس کے عقائد کی دیکھ بھال ضروری ہے۔ (ایضاً ص ۲۶۶)

Marfat.com

(۱۶۷)

اہل وعیال کے ساتھ نہایت خوش خلقی کے ساتھ رہنا ضروری ہے (ایضاً ص ۲۶۷)

(۱۶۸)

اب تم سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی طرف متوجہ ہو سکتے ہو جو تمہارا عمل ہے اس کی اجازت ہے لیکن ہمہ تن توجہ باری تعالٰے جل مجدہٗ کی طرف رہے اور اس کی ہر نعمت کی طرف توجہ کر کے اس کا نہایت عاجزی اور تفرع کے ساتھ شکر کرتے رہیں۔

(ایضاً ص ۲۶۷)

(۱۶۹)

ہمیشہ مولیٰ تعالٰے کا تصور غالب رہے اور ماسوا کو محض خیالی تصویریں خیال کریں۔ جس کی حرکت دینے والا کوئی اور ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ حرکت دینے والا ہی رہ جائے باقی سب تصویریں غائب ہو جائیں۔ (ایضاً ص ۲۶۸)

(۱۷۰)

بزرگوں کی تعظیم اور ان کے ساتھ محبت میں بھی کوشش کرو کہ یہ اسباب ترقیات ہے حقوق عباد کو پورا کرنے کا سختی کے ساتھ خیال رکھیں کہ اس کی معافی دشوار ہے (ایضاً ص ۲۶۹)

(۱۷۱)

ہمارے لئے سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہونا کافی ہے۔ ان کا ارشاد ہے کہ جو چھوٹوں کی توقیر اور بڑوں کی عظمت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۲۷۰)

(۱۷۲)

صاحبزادہ سلمہ کو بھی شفقت سے اصلاح پر لائیں اور راہلیہ سلمہا پر بھی اس طریقہ کا عمل رکھیں جو سرکار اقدس کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اور عموماً امہات المومنین کے ساتھ رہا ہے اور برادران طریقت سے وہ معاملہ رکھیں جو صحابہ کرام کے درمیان تھا۔

(ایضاً ص ۲۷۱)

(۱۷۳)

جس قدر محبت میں زیادتی ہوگی منازل ترقی پر عبور ہوتا ہے گا ہر روز ترقی ملاحظہ

Marfat.com

کریں گے۔
(ایضاً ص ۲۷۱)

(۱۷۴)

سُنّت کا خیال کرتے ہوئے کہ جس قدر سنت پر قدم بڑھے گا اس راہ کی ترقی کا سبب ہوگا۔
(ایضاً ص ۲۷۲)

(۱۷۵)

ناکامیوں پر افسوس نہ کریں اور اس میں مولیٰ تعالےٰ کی حکمت تصور کریں۔ (ایضاً ص ۲۷۳)

(۱۷۶)

علم کی طرف رغبت کرنا تمہارے لئے لازمی ہے کہ تمھارے اصول سے کوئی جاہل نہیں رہا۔ یہ شعر ضرور پڑھ لیا کرو وہ قرت بہا عین قارھا فقلت لہٗ

لقد ظفرت بحبل اللہ فاعتصم
(ایضاً ص ۲۷۵)

(۱۷۷)

ہاں سخت سے سخت ضرورت کی حالت میں فوٹو کی اجازت دی جاسکتی ہو۔ شوقیہ ہرگز جائز نہیں۔
(ایضاً ص ۲۷۵)

(۱۷۸)

گانے کی مشین سے نعتیہ کلام سننا بھی نہ چاہیئے کہ آلہ لہو ہے۔ (ایضاً ص ۲۷۷)

(۱۷۹)

قلب صافی پر معاندین کے لغو اعتراضات کا غبار نہ آنے دے یہ ان لوگوں کی سراسر حماقت ہے کہ ہمارے دوستوں اور بھائیوں میں تفریق کرتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا کون بے وقوف ہوگا کہ ایک دریا کے پانی میں تفریق کرکے دکھلادے۔
(ایضاً ص ۲۷۹)

(۱۸۰)

کسی شے کا بگاڑنا تو بہت آسان ہوتا ہے لیکن اس کے سنوارنے میں نفس کی سخت دارو گیر کرنی پڑتی ہے جو تصوف کی بسم اللہ ہے اگر یہ مفقود ہے تو تصوف مفقود ہے اور آئندہ اس کے ازالہ میں سخت کوشش کرنی پڑتی ہے۔ مولیٰ تعالےٰ نفس کشی میں اہل بزم کو کامیاب

Marfat.com

فرمائے۔ (ایضاً ص ۲۸۰)

(۱۸۱)

تم جیسے احباب کا صدقہ ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم مجبور کرتی ہے کہ ہمیں جنت الفردوس کی طلب کرتے رہنا چاہیئے ورنہ جنت کے لئے بھی سامان نہیں ہیں۔ اس کریم کے کرم سے کیا بعید کہ جنت الفردوس ہی عطا کرے تو اس کے لئے دعا کریں۔ (ایضاً ص ۲۸۱)

(۱۸۲)

آپ جانتے ہیں کہ فقیر کو دنیوی آسائش کی طلب نہیں محض ایک وعدہ ہے جو آپ کی طرف کھینچ رہا ہے لیکن مولوی مسعود کی شادی پر محمول ہے۔ (ایضاً ص ۲۸۴)

(۱۸۳)

تم نے اپنے مصائب کے متعلق تحریر کیا ہے مسلمان کامل کے لئے مصائب دنیویہ سے کہاں چارہ ہے لیکن اس کے لئے ہمیشگی نہیں اس کے بعد راحت بھی ایسی مرحمت فرمائی جاتی ہے بلکہ زائد۔ امید ہے کہ یہ اسی کا پیش خیمہ ہے صبر کریں اور اپنے سب کام کارساز حقیقی کو سپرد کر دیں۔ (ایضاً ص ۲۸۶)

(۱۸۴)

داڑھی سے متعلق تحقیقات کی ضرورت نہیں تم خود خیال کر سکتے ہو کہ سنت سے روگردانی کس قدر باعث بدبختی ہے۔ (ایضاً ص ۲۸۷)

(۱۸۵)

حسن عاقبت سے مولیٰ تعالےٰ سرفراز کرے اور جب تک ہیں اس تعالےٰ کی یاد میں زندگی گزاریں۔ والدہ اور عزیزوں سے اچھا برتاؤ رہے۔ (ایضاً ص ۲۸۷)

(۱۸۶)

عزیز اس وقت کو غنیمت سمجھو جس قدر ہو سکے آخرت کیلئے کوئی سامان مہیا کریں (ایضاً ص ۲۸۸)

(۱۸۷)

مولیٰ تعالےٰ ہم سب کو دارین میں خوش رکھنے اور رضا مندی کے کاموں کی توفیق عطا

Marfat.com

فرمائے اور انہی کے ساتھ تمہارا حشر کرے۔ (ایضاً ص ۲۸۸)

(۱۸۸)

دنیوی سوداگری میں جہاں مشغولیت ہے وہاں دینی سوداگری میں بھی شغل درکار ہے کہ یہ انجام کار کام آنے والی ہے اور اس کا فائدہ فانی (ایضاً ص ۲۹۰)

(۱۸۹)

ہاں یہ صحیح ہے کہ جب حکم ربّی نہیں ہوتا تو آدمی سے کوشش ہی نہیں ظہور میں آتی (ایضاً ص ۲۹۱)

(۱۹۰)

شریعت کے اوپر گامزن رہو اور اللہ تعالیٰ کو کبھی فراموش نہ کرو کلمہ شریف ہر وقت وردِ زبان رہے اور جہاں تک ہو سکے ذکر شریف قلبی جاری رہے۔ (ایضاً ص ۲۹۳)

(۱۹۱)

میرے عزیز صلحائے گزشتہ اور موجودہ کی محبت اور ان کی اعانت بڑی بیش بہا دولت ہے جس سے محبت آپ کریں گے وہ آپ کی شفاعت کے لئے مستعد ہوگا۔ (ایضاً ص ۲۹۷)

(۱۹۲)

جہاں تک ممکن ہو اولیاء کے حالات ملاحظہ کریں اور جس قدر ہو سکے ان کی اعانت کریں۔ (ایضاً ص ۲۹۷)

(۱۹۳)

جہاں تک ہو سکے غربا کی خدمت کریں دنیوی کاروبار میں انہماک آپ کو غافل نہ کردے اپنی موت اور آخرت کا خیال ہر کام میں رکھیں حدیث میں آیا ہے کہ جنت میں ایک موتی کا محل ہے جس میں ستر مکانات سرخ یاقوت کے ہیں اور ہر مکان میں ستر محل ہیں زمرد سبز کے ہر محل میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پر ستر فرش ہیں ہر طرح کے رنگین اور ہر فرش پر ایک حور ہے اور ہر مکان میں ستر طرح کے رنگ برنگ کے کھانے۔ ہر بہشتی کو اتنی قوت دی جائے گی کہ ایک صبح ہی سارے کھانے کھا جائے گا اور دوزخی کی حالت بیان فرمائی کہ آگ کے صندوق میں ٹھونس کر اس پر قفل چڑھا یا جائے گا اور اس کو دوسرے آگ کے صندوق میں رکھ کر قفل لگا دیا

Marfat.com

جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (ایضاً ص ۲۹۷)

(۱۹۴)

میرے نزدیک قناعت بہتر ہے اُمورِ آخرت میں کوشش کریں دنیوی امور میں غور کرنے سے مجھے الجھن ہوتی ہے۔ (ایضاً ص ۲۹۷)

(۱۹۵)

جس قدر ہو سکے بچوں کو نماز کی ہدایت کرتے رہیں نہایت درجہ تعجب ہے کہ نفقہ کا بار تو مولیٰ تعالےٰ نے اپنے ذمہ رکھا ہے اس کے لئے تو کوشش کی جاتی ہے اور جو چیز ہمارے ذمہ رکھی ہے جس پر نجات کا دار و مدار ہے اسی سے غفلت ہے۔ (ایضاً ص ۲۹۹)

(۱۹۶)

اپنے معمولات کی پابندی کرتے رہو اور حتی الامکان کوئی وقت ایسا نہ چھوڑو جس میں اس تعالےٰ جل مجدہ کو اپنے قریب نہ پاتے ہو حقیقت میں تو یہ مجلس ہے جس کے مقابل کوئی مجلس نہیں اور کسی مجلس میں یہ مجلس نہیں تو اس کو اپنے لئے وبال سمجھو۔ (ایضاً ص ۳۰۲)

(۱۹۷)

کسی اہل نسبت کی صحبت ضرور مفید ہے مگر جبھی کہ کوئی اہل نسبت بھی تو ملے اس زمانے میں تو یہ حال ہے کہ ذرا کچھ قلب میں حرکت پائی اور سمجھے کہ ولی کامل ہو گئے (ایضاً ص ۳۰۲)

(۱۹۸)

میرے عزیز جو وقت ہمیں مل رہا ہے اسے غنیمت سمجھیں اور توجہ الی اللہ عز اسمہ میں صرف کردیں لوگوں کے ساتھ لایعنی گفتگو میں وقت نہ گزاریں۔ (ایضاً ص ۳۰۵)

(۱۹۹)

بہت زیادہ وقت رجوع الی اللہ میں صرف کریں اور ایسی ورزش بہم پہنچائیں کہ کوئی لمحہ اس سے غفلت کا نہ گزرے۔ (ایضاً ص ۳۰۷)

(۲۰۰)

میرے عزیز دنیا سے تو تمہیں صرف اتنا لینا ہے کہ پیٹ بھر جائے اور تن ڈھک جائے

Marfat.com

سواس کا خود مولیٰ تعالےٰ نے ذمہ لے رکھا ہے تمہارے ذمہ تو آخرت کے لئے سامان مہیا کرنا ہے اور اپنی طرف متوجہ رہنے میں مشغول ہونا ہے کیا آپ نے کسی غلام کو دیکھا ہے کہ اس کو اپنی پرورش کی فکر ہو؟ یہ فکر تو اس کے آقا پر ہے اس کے ذمہ تو آقا کی خدمت ہے اور بس۔ (ایضاً ص ۳۰۷)

(۲۰۱)

استقامت اگر حاصل رہے تو باطنی ترقی کے لئے نہایت بہتر حالت ہے اس وقت زیادہ تر حضورؐ کے حالات و فضائل اور اللہ تعالےٰ کے صفات جلیلہ جن کتابوں میں میسر آئے ان کا مطالعہ باعث ترقی باطن ہوگا۔ (ایضاً ص ۳۰۷)

(۲۰۲)

میرے عزیز زمانہ عمر کے حصہ کو کھاتا چلا جا رہا ہے زمانہ حال کی سختی کے ساتھ نگہداشت رکھیں اور کسی وقت منعم حقیقی کے انعامات پر نظر کرتے ہوئے اپنی بے توجہی کا احساس کریں۔ (ایضاً ص ۳۰۷)

(۲۰۳)

حج کی ظاہری صورت تو اس مبارک فریضہ کے افعال سے پوری ہو جائے گی لیکن اس راہ میں ماسوا اللہ کی طرف توجہ رہی تو اصل حج میسر نہ آئے گا اور باطن کو حظ نصیب نہ ہوگا اس لئے حتی الامکان کوئی وقت ایسا نہ جانے دیں جس میں توجہ الی اللہ نہ ہو (ایضاً ص ۳۰۸)

(۲۰۴)

آپ کو ذکر اسم ذات قلب سے کرنا چاہیئے اور مراقبہ کی بھی ورزش کرنی چاہیئے تاکہ باطن میں ترقی ہو۔ (ایضاً ص ۳۰۸)

(۲۰۵)

تمہاری محبت و خدمت بھولنے کے قابل نہیں بہت یاد آتی ہے مولیٰ تعالےٰ تمھیں شریعت کا پابند رکھے اور اس کی محبت میں سرشار رکھے۔ (ایضاً ص ۳۱۰)

Marfat.com

(۲۰۶)

مولیٰ تعالیٰ تم چاروں کو علم دین سے بہرہ ور کرے تمہارا پورا خط میرے لئے چمنستان ہوتا ہے جس میں سوائے پھولوں کے کانٹے کا نام ہی نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۳۱۲)

(۲۰۷)

کسی ایک ناجائز فعل کے ارتکاب سے مولیٰ تعالےٰ کے کرم سے محروم نہیں ہوتا جب کہ اس کے دوسرے افعال مقبول ہوں۔ (ایضاً ص ۳۱۳)

(۲۰۸)

مولیٰ تعالےٰ کو اپنے پیش نظر رکھو تو پھر دل کیوں نہ لگے گا اور گھر ویرانہ کیوں معلوم ہوگا۔ ہر شے میں اسی کا نظارہ کرو تو کیوں اس سے وحشت ہوگی۔ (ایضاً ص ۳۱۶)

(۲۰۹)

سب سے بڑی ضرورت گناہوں سے بچنے کی ہے گناہوں کے باوجود اس تعالےٰ سے اپنی ضروریات کا حل بڑی بے حیائی ہے۔ ایضاً ص ۳۱۶)

(۲۱۰)

محبت کا کمال یہ ہے کہ محبوب کے ہر قول پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ (ایضاً ص ۳۱۷

(۲۱۱)

مولیٰ تعالےٰ تمہیں توبہ پر مستقیم رکھے اور عبادت الٰہی میں شوق عطا کرے اور والدہ مکرمہ کا اطاعت شعار کرے کہ یہ بڑی دولت ہے اور تمہارے دارین کا مونس۔ (ایضاً ص ۳۱۷)

(۲۱۲)

بہت مبارک ہیں وہ لوگ جو چونک جاتے ہیں اور برے اعمال کو چھوڑ دیتے ہیں (ایضاً ص ۳۱۷)

(۲۱۳)

میری محبت اسی سے زیادہ ہوتی ہے جو اطاعت خداوندی میں چست ہوتا ہے۔ (ایضاً ص ۳۱۸)

(۲۱۴)

ناپاک امور سے بچو خصوصاً حرام سے، ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرو جو حرام ہو۔ (ایضاً ص ۳۱۸)

Marfat.com

(۲۱۵)

حتی الامکان صالحین کی صحبت اختیار کرو، وہ کریم تم کو ترقی عطا فرمائے اور حسب دل خواہ تمہیں کام سپرد کرے۔ (ایضاً ص ۳۱۸)

(۲۱۶)

اعلیٰ حضرت حضرت صادق علی صاحب رحمہم کی فاتحہ کی محفل سے فقیر کی طبیعت نہایت خوش ہوئی مولا تعالےٰ قبول فرمائے۔ (ایضاً ص ۳۱۹)

(۲۱۷)

میرے عزیز درویشوں کی صحبت بڑی کار آمد ہے لیکن اس کے عقائد کی تحویل بہت ضروری ہے۔ (ایضاً ص ۳۲۸)

(۲۱۸)

میرے عزیز دنیا کی یہ بہاریں ناقص اور چند روزہ ہیں عاقل وہی ہے جو ان کی طرف دل نہ لگائے اور آخرت کی ان نعمتوں کے لئے سامان کرے جن کی طرف خطرہ بھی نہیں گزرتا جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ (ایضاً ص ۳۲۸)

(۲۱۹)

وہ کریم تم کو اور ہم کو حسن عاقبت سے سرفراز فرمائے اور دارین میں عافیت سے رکھے اور اپنے ذکر میں مشغول رکھے چند سانس جو اس میں آخرت کے لئے ہوجائے وہ غنیمت ہے۔ (ایضاً ص ۳۲۸)

(۲۲۰)

مریدین اولاد کا درجہ رکھتے ہیں اور اولاد ہمیشہ ستاتی ہی ہے اس پر ان کو نکالا نہیں جاسکتا۔ (ایضاً ص ۳۴۳)

(۲۲۱)

ہر وقت مولا تعالےٰ کی طرف متوجہ رہیں کہ ایک یہی دوا تریاق کا حکم رکھتی ہے (ایضاً ص ۳۴۴)

Marfat.com

۲۲۲

اس نعمت الٰہی سے تم نے کتنے زمانہ فائدہ اٹھایا کیا اس کا یہی بدلا ہے کہ جب وہ لے جائے تو ہم جزع فزع کریں۔ (ایضاً ص ۳۴۶)

۲۲۳

ہم لوگ سوزش غم والم ہی کا ذائقہ بنائے گئے ہیں اگر وہ کریم کرم فرمائے (اور اس کی رحمت سے ہی امید ہے) تو آسائش تو عقبیٰ ہی میں میسر آئے گی۔ (ایضاً ص ۳۵۴)

۲۲۴

تمہارے جانے کے بعد یہاں سب افسردہ دل ہیں غیر حق سے قلب کی وابستگی کا یہی اثر ہوتا ہے وہ تعالیٰ ہمیں اپنا ہی گرویدہ رکھے۔ (ایضاً ص ۳۵۶)

۲۲۵

ذکر خفی برابر جاری رکھیں اور جس شے پر نظر پڑے اس کے خالق پر نظر رہے (ایضاً ص ۳۵۹)

۲۲۶

فقیر کو بلاوجہ کسی کی خفگی کے متعلق معذرت کرنا نہیں آتا۔ شافی مطلق تمہیں شفائے کاملہ سے سرفراز فرمائے اور ترقیات دارین نصیب کرے۔ (ایضاً ص ۳۶۶)

۲۲۷

تمہاری ملاقات کے لئے دل تو بہت گدگداتا ہے لیکن فوٹو کے مسئلے نے مجبور کر رکھا ہے۔ (ایضاً ص ۳۶۹)

۲۲۸

فقیر کے قلب میں تو محبت کی قدر ہے کوئی محبت سے خط لکھے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ جواب نہ دیا جائے ہاں خود کسی کو خط بھیجنا دشوار ہے۔ (ایضاً ص ۳۶۹)

۲۲۹

جو سختیاں ڈالی گئی ہیں یہ بے وجہ نہیں ڈالی گئی ہیں ان کے مقابلے میں مولیٰ تعالیٰ کو غالباً کچھ درجات دینے مقصود ہیں وہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔ (ایضاً ص ۳۷۰)

Marfat.com

(۲۳۰)

میں بظاہر اگرچہ تم سے دور ہوں مگر دل سے بہت قریب ہوں اس لیے اس دوری کا بھی کچھ خیال نہ کریں۔ (ایضاً ص ۳۷۰)

(۲۳۱)

محبین کی ملاقات کا فقیر بھی خواہشمند ہے لیکن جب اس تعالیٰ کو منظور ہی نہ ہو تو اس کی مرضی کے آگے سوائے سر جھکانے کے اور کیا چارہ ہے۔ (ایضاً ص ۳۷۰)

(۲۳۲)

بیماری شاہی ہے تو بیمار بھی تو بادشاہ ہے، وہ تعالیٰ دانا و بینا ہے، ہر شخص کو اس کی قابلیت ملاحظہ فرما کر تکلیف دیتا ہے۔ (ایضاً ص ۳۷۱)

(۲۳۳)

میرے عزیزان حالات سے گھبرائیے نہیں اپنے مولیٰ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھیں انشاءاللہ تعالیٰ درست ہو جائیں گے۔ یہ امتحان ہے میرا بندہ اب صبر بھی کرتا ہے یا نہیں پس صبر کریں اور اس وقت بھی جو کرم ہے اس پر شکر۔ اس کریم کا وعدہ ہے کہ اگر شکر کرو گے تو ہم زیادہ دیں گے۔ (ایضاً ص ۳۷۲)

(۲۳۴)

میرے عزیز زمانہ ہی ایسا آگیا ہے کہ دوسرے کی بہبود پر کوئی دھیان دھرتا ہی نہیں۔ (ایضاً ص ۳۷۳)

(۲۳۵)

اپنے مولیٰ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیں اور ہر کام میں اس کے اشارے پر چلیں اور ماسوا کو نیست خیال کریں۔ (ایضاً ص ۳۷۵)

(۲۳۶)

ہم لوگ مکلف ہیں تو ہمیں نفس کی طرف سے تکلیف لابدی ہے۔ یہ اس کریم جل شانہٗ کا کرم ہے کہ اپنی عبادت لذت کے ساتھ کرا دے۔ (ایضاً ص ۳۷۶)

Marfat.com

(۲۳۷)

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کو لازم سمجھیں۔ (ایضاً ص ۳۷۶)

(۲۳۸)

باقی یہ کہ دنیا میں رہنے کو دل نہیں چاہتا تمہارے چاہنے سے کیا ہوتا ہے وہ مختار مطلق مختار ہیں اس کی مرضی کے خلاف تمنا بھی ناجائز حرام ہے ہرگز ایسا خیال نہ کرنا اور شریعت پر قائم رہتے ہوئے ان مشکلات کا مقابلہ کرتے رہیں کہ اسی میں سلامتی ہے (ایضاً ص ۳۷۷)

(۲۳۹)

اپنی عاقبت کی فکر کریں اور غیب سے جو پیش ہے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کریں۔ (ایضاً ص ۳۷۷)

(۲۴۰)

مسلمانوں کے لئے دنیوی امور قید و بند کا حکم رکھتے ہیں۔ (ایضاً ص ۳۷۹)

(۲۴۱)

تم جو کچھ مرحوم کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے لئے ذخیرہ ہو جائے گا اور تمہارے بعد بھی تمہارے لئے ایصالِ ثواب جاری رہے گا۔ (ایضاً ص ۳۷۹)

(۲۴۲)

جس قدر محبت میں ترقی ہوگی فائدہ محسوس کریں گے۔ (ایضاً ص ۳۸۱)

(۲۴۳)

صرف اس کی قضا پر رضا کی ضرورت ہے ان تکالیف کا بدلہ جب انسان آخرت میں دیکھے گا تو حسرت کریگا کہ افسوس کچھ زمانہ آرام بھی کیوں ملا۔ (ایضاً ص ۳۸۱)

(۲۴۴)

قلب کی نگہداشت رکھیں ہر عمل میں اس کی ضرورت ہے اگر قلب ڈانوڈول ہے تو پھر کوئی عمل فائدہ مند نہیں ورنہ یہ شے خود اعمالِ صالحہ بتلادے گی۔ (ایضاً ص ۳۹۲)

(۲۴۵)

فقیر تو اغیار کے خطوط کے جواب میں بھی تساہل نہیں کرتا پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ

Marfat.com

آپ جیسے مخلص کا جواب نہ دیا جائے۔ (ایضاً ص ۳۹۳)

(۲۴۶)

تمہارے لئے فقط خیالات کی درستی ہی کافی ہے۔ (ایضاً ص ۳۹۴)

(۲۴۷)

حتی الامکان اپنی جانب سے کسی کو رنجیدہ نہ کریں۔ تمہیں جو رنجیدہ کرے اس کا معاملہ مولیٰ تعالےٰ کے سپرد کردیں۔ (ایضاً ص ۳۹۴)

(۲۴۸)

کسی کی طرف سے اذیت پہنچے اس پر صبر کریں میری حقیقت پر نظر رکھیں اور ہر فعل کو اس تعالےٰ کی طرف سے دیدۂ قلب سے دیکھتے رہیں یہ تکالیف باعث رحمت ہوتی ہے (ایضاً ص ۳۹۵)

(۲۴۹)

مولیٰ تعالےٰ تمہیں بعافیت اور اپنی یاد میں مستغرق رکھے۔ (ایضاً ص ۳۹۶)

(۲۵۰)

اس زمانے میں اللہ کے لئے بہت کم لوگ ملتے ہیں دنیوی اغراض لے کر آتے ہیں جن سے میری طبیعت پریشان ہوتی ہے آئندہ اس کا خیال رکھیں۔ (ایضاً ص ۳۹۶)

(۲۵۱)

جو شخص تم سے کٹے اس سے جوڑنے کی کوشش کریں یہی حکم نبوی ہے (ایضاً ص ۳۹۷)

(۲۵۲)

تمہیں تو زیادہ تر درود شریف کا دور رکھنا چاہیئے اور اپنے مولیٰ کا تصور اور اکثر اوقات اس کی نعمتوں کو یاد کرکے اس پر شکر کریں۔ (ایضاً ص ۳۹۹)

(۲۵۳)

ذکر شریف کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں ورد درود شریف اور استغفار سے غافل نہ ہوں یہی وظیفہ بس ہے۔

(ایضاً ص ۴۰۱)

Marfat.com

(۲۵۴)

میرے عزیزان چند ایام کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ہو سکے ہمیشہ کی عافیت کا سامان پیدا کریں۔ (ایضاً ص ۴۰۲)

(۲۵۵)

قادرِ مطلق تمہیں آئندہ کامیاب کرے اور اپنے مولا کی محبت اور یاد میں مشغول رکھے۔ (ایضاً ص ۴۰۳)

(۲۵۶)

ہماری سعادت اس ہی میں ہے کہ ہم سرِ تسلیم خم کریں اور باقتضائے طبیعت کبھی اس جدائی کا افسوس بھی ہو تو بزبانِ حال عرض کریں کہ الٰہی جس حال میں آپ ہمیں رکھیں ہم خوش ہیں صرف آپ کی مرضی ہمیں درکار ہے۔ (ایضاً ص ۴۰۷)

(۲۵۷)

نہایت درجہ صدمہ کا یہ سبب ہوتا ہے کہ ہم جانے والے کو اپنا سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بھی اسی تعالےٰ کا ہے جس کے ہم ہیں تو اگر وہ اپنی شے واپس لے لے تو ہمیں رنج کا کیا موقع۔ (ایضاً ص ۴۰۸)

(۲۵۸)

بعض حکماء دوا لاتے ہیں لیکن استعمال میں نہیں آتیں اور یہ یوں کہ کسی دوا سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا بڑی دوا وہ ہے جو افکار دور کرے ایسی دوا بجز مولیٰ تعالےٰ کی جانب توجہ کے۔ (ایضاً ص ۴۰۹)

(۲۵۹)

میری محبت تمہاری ہی محبت کا پرتو ہے ورنہ میں تو ایک گئی مٹی ہوں (ایضاً ص ۴۱۲)

(۲۶۰)

مرحومہ کے انتقال نے نہایت درجہ صدمہ پہنچایا لیکن اس کریم کے فضل پر رضا بڑی دولت ہے۔ (ایضاً ص ۴۱۶)

Marfat.com

(۲۶۱)

یہ بچہ کچھ تمہارا اپنایا ہوا نہ تھا۔ تمہاری ترقی اور شفاعت کے لئے اٹھالیا گیا اگر ایسے تکلیف دہ امور پر صبر کروگی تو امید ہے کہ حضرت سیّدہ کے ساتھ حشر ہوگا۔ آمین۔ (ایضاً ص ۴۱۶)

(۲۶۲)

ایک درخواست ڈھاکہ سے آئی ہوئی ہے میرے نزدیک شرع کا پابند ہونا چاہیئے۔ (ایضاً ص ۴۱۸)

(۲۶۳)

ہمیں بہرحال میں اس کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے اور تمام تر محبت کا رُخ ایک ہی ذات کی طرف رکھنا چاہیئے۔ (ایضاً ص ۴۲۰)

Marfat.com

حوالے

حوالہ نمبر	نام مصنف/مؤلف	کتاب	صفحہ
۱۔	ظہور الحسن شارب ڈاکٹر	دلی کے بائیس خواجہ مطبوعہ ۱۹۶۴ء	۱۷۸
۲۔	ہدایت علی شاہ مولانا قدس سرہ	دُرِ لاثانی مطبوعہ ۱۳۵۷ھ	۱۷۱
۳۔	قائم الدین قانونگوئے مولانا	ذکرِ مبارک مطبوعہ ۱۹۴۰ء	۱۳
۴۔	قائم الدین قانونگوئے مولانا	ذکرِ مبارک مطبوعہ ۱۹۴۰ء	۱۳
۵۔	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	ماہ و انجم۔ مطبوعہ ۱۹۸۳ء	۲۹
۶۔	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	ماہ و انجم مطبوعہ ۱۹۸۳ء	۳۷
۷۔	محمد یحییٰ تادنی علیہ الرحمہ	قلائد الجواہر مطبوعہ ۱۹۷۸ء	۲۰۱
۸۔	محمد یحییٰ تادنی علیہ الرحمہ	قلائد الجواہر ,, ,,	۲۰۵
۹۔	محمد یحییٰ تادنی علیہ الرحمہ	قلائد الجواھر ,, ,,	۲۱۴
۱۰۔	محمد یحییٰ نادنی علیہ الرحمہ	قلائد الجواھر ,, ,,	۲۱۳
۱۱۔	محمد یحییٰ تادنی علیہ الرحمہ	قلائد الجواھر ,,	۲۱۳
۱۲۔	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	تذکرہ مظہر مسعود مطبوعہ ۱۹۶۹ء	۱۵۵
۱۳۔	ہدایت علی شاہ مولانا	دُرِ لاثانی مطبوعہ ۱۹۶۹ء	۱۰۶
۱۴۔	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	تذکرہ مظہر مسعود مطبوعہ ۱۹۶۹ء	۲۱۴
۱۵۔	ہدایت علی شاہ مولانا	دُرِ لاثانی مطبوعہ ۱۹۶۹ء	۱۴۶
۱۶۔	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	تذکرہ مظہر مسعود مطبوعہ ۱۹۶۹ء	۴۲۸
۱۷۔	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	ماہ و انجم	۳۵
۱۸۔	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیبِ مظہری مطبوعہ ۱۹۶۹ء	۵۵

Marfat.com

	نام مصنف و مؤلف	کتاب	صفحہ
۱۹-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری مطبوعہ ۱۹۶۹ء	۵۵
۲۰-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۷۱
۲۱-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۷۲
۲۲-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۵۹
۲۳-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۵۹
۲۴-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۶۱
۲۵-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۶۲
۲۶-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۶۳
۲۷-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۷۵
۲۸-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۷۶
۲۹-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۶۸
۳۰-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۶۹
۳۱-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۹۰
۳۲-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۹۱
۳۳-	محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر	مکاتیب مظہری ایضاً	۸۶

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com